بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ال ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۸ — مورخہ ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ - و ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۸ء مطابق ۱۰ و ۱۷ پوہ سمت ۱۹۶۵ — نمبر ۷ - و ۹

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم - یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیا ست

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ ... عہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ ہوگا۔

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذوری۔

رسید زر اخبار میں چھاپی جاوے گی علیحدہ رسید نہ دی جاوے گی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں اون کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہئے اگر دو ہفتہ تک رسید زر نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ رقوم ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

میجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تہے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تہے اور طالب تکرار کرتا جاتا تہا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - آج میں احمد کے ہاتھ پر اون تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار رہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین - اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی - مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑہاتے ہیں - آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام اون شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن سے مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تہے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن واحادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اسپر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت کے قائم رکھنے اور قائم کرنے میں سعی کرونگا۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپ کر شائع کیا گیا)

خطبہ جمعہ

(۲۵ - دسمبر ۱۹۰۸ء)

حضرت مولوی نور الدین صاحب نے پونے ایک بجے اولٰئک الّذین اشتروا الحیٰوۃ الدنیا بالاٰخرۃ فلا یخفف عنہم العذاب ولا ھم ینصرون - الی ولا تقتلون پڑھا۔

فرمایا یہ آیات اس سلسلۂ درس قرآن سے ہیں جو میں ہر جمعہ یہاں سنایا کرتا ہوں۔ پس میں اس وقت کوئی ایسا وعظ نہیں کرونگا۔ جو اس اجتماع کی خصوصیت سے وابستہ ہو۔ اس کے لئے خدا کے فضل و توفیق سے کل کا دن ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں نصیحت کرتا ہے یا یوں ظاہر کہ جدا جدا قوموں کی برائیاں اور خوبیاں ہیں ان کا بیان کرتا ہے تاکہ مسلمان ان برائیوں سے بچیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ ان عذابوں سے محفوظ رہیں گے جو ان برائیوں کی وجہ سے انپر نازل ہوئے اور ان خوبیوں کو اختیار کریں جن کی برکت سے انپر طرح طرح کے انعام ہوئے۔

ان آیات میں یہودیوں کے متعلق فرمایا۔ کہ بہت سے لوگ ورلی زندگی کو پسند کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ موجودہ حالت اچھی رہے پس وہ اس آواز کی طرف رغبت کرتے ہیں جو چند منٹ کے لئے لطف دے اور وہ نظارہ ان کے مرغوب خاطر ہوتا ہے جو عارضی ہو لیکن اس سچے سرور کی پروا نہیں کرتے جو دائمی ہے اور جس پر کبھی فنا نہیں ہوتی۔

ایسے لوگوں کے لئے یہی دنیا کو دین پر مقدم کرنا ایک عذاب ہو جاتا ہے اور وہ ہر لحظہ ہر گھڑی ان کو دکھ دیتا رہتا ہے اور کسی وقت بھی کم نہیں ہوتا۔ چونکہ عاقبت انہوں نے پسند نہیں کی وہ خدا سے بعید ہوتے ہیں جو عذاب ہے۔ وہ اس سے معذب ہوتے ہیں۔ لیکن اس قسم کے عذابوں کے وعدے ہر مذہب میں نہیں۔ یہ اسلام کی خصوصیت ہے کہ جس عذاب کا وعدہ دیا جاتا ہے اس کا نمونہ دنیا میں بھی دکھا دیا جاتا ہے تاکہ یہ عذاب اس آنے والے عذاب کے لئے ایک ثبوت ہو۔

دیکھو وہ قوم جسمیں آج اچھے لڑکے نہیں انپر کبھی وہ وقت بھی آجاتا ہے۔ کہ انمیں اچھے لڑکے پیدا ہوں۔ وہ قوم جن میں زور اور نہیں ایک وقت انپر آتا ہے کہ ان میں زور اور پیدا ہوں۔ اگر ان کے پاس آج سلطنت نہیں۔ تو اس زمانہ کی امید کی جاسکتی ہے جب ان میں بھی امارۃ آجائے۔ ہندوؤں کی حالت گذشتہ و موجودہ پر غور کرو۔ جب ہم بچے تھے۔ تو یہ ہندو اتنے تعلیم یافتہ نہ تھے۔ کہ معلم بن سکیں اسی لئے اکثر مسلمان معلمین نظر آتے تھے۔ پھر ہمارے دیکھتے دیکھتے یہ تعلیم میں اس قدر ترقی کر گئے ہیں کہ اب معلم ہیں تو ان میں سے۔ افسر ہیں تو ان میں سے۔ وہ اپنی طاقت پر اب یہاں تک بھروسہ رکھتے ہیں۔ کہ ہم کو اس ملک سے نکال دینے یا گورنمنٹ پر دباؤ ڈال دینے پر تلے بیٹھے ہیں۔ اس بات کا ذکر میں نے صرف اس لئے کیا ہے کہ قوموں میں جہالت کے بعد علم آجاتا ہے تنزل کے بعد ترقی ہو سکتی ہے اور ایسا ہوتا رہتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے ایک قوم ہے (یہود) جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کیا تھا۔ ہم نے انکو یہ سزا دی کہ اور قوموں میں تو تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں مگر ان میں کوئی ... تبدیلی نہ ہوگی۔ اور ان کا کوئی ناصر و مددگار نہ ہوگا۔ چنانچہ یہودیوں کی کوئی مقتدرانہ سلطنت روئے زمین پر نہیں۔ چپہ بھر زمین پر بھی ان کا تسلط نہیں اگر ان کو تکلیف دی جاوے۔ تو کوئی نہیں جو ان کی حامی بھرے۔ تیرہ سو برس سے خدا کا یہ کلام سچا ثابت ہو رہا ہے۔ پس ہمیں اس سے یہ سبق لینا چاہیئے۔ کہ خدا کے خلاف جنگ نہ کریں۔ اور ہرگز ہرگز ورلی زندگی کو مقدم نہ کر لیں۔ ورنہ لا ینصرون کی سزا موجود ہے۔

میرا حال اب دیکھتے ہو۔ صحت ٹھیک نہیں۔ عمر کے انتہائی درجے کو پہونچ چکا ہوں۔ پس میں جو کچھ کہتا ہوں۔ خلوص دل سے کہتا ہوں اور یہ کسی قیاس سے نہیں بلکہ اس کی کلام الٰہی کی بنا پر جس کی تہ تک پہونچکر میں نے یقین کر لیا کہ دنیا کی زندگی اختیار کرنا اپنے پر عذاب وارد کرنا ہے۔ یہ مضمون بہت لمبا ہے اور بعض ضروری امور خطبہ کو مختصر کرنے کے متقاضی ہیں۔ آگے فرمایا۔ ولقد اٰتینا موسی الکتاب آہ ہم نے تو ان لوگوں کی بہتری کے لئے موسیٰ کو کتاب دی۔ پھر اور رسول بھیجے۔ اخیر میں عیسےٰ ابن مریم کو کھلے نشانات کے ساتھ مبعوث کیا اور اسے اپنے کلام پاک سے موید کیا۔ پھر بھی اکثر لوگوں کی عادت ہے کہ جب کوئی رسول آیا۔ اور اوس نے اون کی خواہشوں کے خلاف کہا۔ تو یہ اکڑ بیٹھے۔ پھر بعض کی تکذیب کی اور بعض کے قتل کے منصوبے کرنے لگے۔

مگر اس کا انجام اون کے حق میں اچھا نہیں ہوا۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کو فہم عطا کرے عاقبت اندیشی دے۔ یہ دنیا چند روزہ ہے سب یار و آشنا الگ ہونیوالے ہیں۔ ہاں کچھ دوست ایسے ہیں جو دنیا و آخرۃ میں ساتھ ہیں۔ ان کی نسبت فرمایا۔

الاخلّاء یومئذٍ بعضھم لبعض عدوٌ الا المتقین

پس تمہارے دوست وہی گروہ جن کو اللہ نے متقی فرمایا اگر وہ تم سے پہلے مر گئے تو تمہارے شفیع ہوں گے اور اگر تم ان سے پہلے وفات پا گئے۔ تو اون کی دعائیں تمہارے کام آئیں گی۔

باتوں میں گل پنج عمیق

جلسہ کی مقررہ تاریخ تو ۲۶ - دسمبر ہے۔ مگر احباب ۲۳ - دسمبر سے ہی آنے شروع ہو گئے ہیں حتے کہ ۲۵ - دسمبر جمعہ کی نماز تک کثیر التعداد احباب آچکے ہیں۔ بریلی۔ پشاور۔ شاہجہانپور گوجرانوالہ۔ گوجرات۔ لائل پور۔ بمبئی۔ وزیر آباد امرتسر۔ بٹالہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ وغیر ذلک تمام اضلاع سے لوگ تابڑ توڑ آرہے ہیں اور ان کا آنا اس وحی الٰہی کو پورا کر رہا ہے جو ہمارے امام پر چوتھائی صدی پیشتر نازل ہوئی ہے۔ اگرچہ وہ محبوب ہم میں نہیں۔ مگر اس کا نور ہے۔ جس نے اجتماع قومی میں کچھ فرق نہیں آنے دیا۔ جمعہ کا خطبہ تو لکھدیا گیا ہے۔ باقی رپورٹ صفحہ ۱۱ سے ملاحظہ فرماویں۔

گذارش

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذور۔ اور نیز نمبر خریداری ضرور تحریر کیا کریں اور جو اخبار وقت پر نہ پہنچے۔ اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ مینیجر بدر۔

ڈائری

القول الطیب

بعض پرانے کاغذات دیکھتے ہوئے مجھے چند ایسے نوٹ ملے ہیں جو کہ میں حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ و علیٰ مطاعہ الصلوٰۃ و السلام کی زبان مبارک سے سنی ہوئی باتوں پر لکھے تھے اور کسی وجہ سے ترتیب دیکر شائع نہیں کر سکا ان میں سے کچھ اس جگہ لکھ کر حضرت مرحوم کی یاد کو تازہ کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا - ایڈیٹر

۱۲ - اپریل سنہ ۱۹۰۸ء - فرمایا - یہ زندگی کچھ شے نہیں۔

فرمایا - وہ ذوالقرنین جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے اور ہے اور سکندر رومی اور شخص ہے بعض لوگ ہر دو کو ایک سمجھتے ہیں - صدیوں میں سے حصہ لینے والا ہے۔

(تاریخ نامعلوم) سفوف بہلادہ کا ذکر تھا - فرمایا - باہ کے مایوسوں کیواسطے مفید ہے۔

فرمایا - یہ امر گناہ میں داخل ہے کہ انسان لوگوں کے ہنسی ٹھٹھے سے ڈر کر حق گوئی سے رہ جاوے۔

سلطان روم کا ذکر تھا - فرمایا اس گئے گذرے زمانہ میں بھی اسلامی بادشاہوں نے خدا تعالیٰ کی یاد کی راہ کو نہیں چھوڑا سنا گیا ہے کہ سلطان روم نماز جمعہ کیواسطے مسجد جاتا ہے اور فقراء کو ملتا ہے۔

فرمایا - ہمارے اصول میں یہ بات ہے - کہ سچائی کو دنیا میں پھیلایا جاوے اس زمانہ میں بڑی ضرورت یہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کو ثابت کیا جاوے۔

فرمایا - قول موجہ صفت انبیاء ہے۔

فرمایا - اونٹ کی سواری بھی محلل ہو - امراض ذیابیطس سلسل البول کو مفید ہے۔

فرمایا - مبلغ کو چاہیئے کہ امرا کو جو لمبا کلام نہیں سن سکتے ایک چھوٹا سا ٹوٹکا سنائے - جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے اور اپنا کام کرے

تعدد ازدواج کا ذکر تھا - فرمایا کہ شریعت حقہ نے اس کو ضرورت کیواسطے جائز رکھا ہے - ایک لائق آدمی کی بیوی اگر اس قسم کی ہے کہ اوس سے اولاد نہیں ہو سکتی تو وہ کیوں بے اولاد رہے اور اپنے آپ کو بھی عقیم بنالے ایک عمدہ گھوڑا ہوتا ہے - تو اسکی نسل بھی قائم رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے انسان کی نسل کو کیوں ضائع کیا جاوے - پادری لوگ دوسری شادی کو زناکاری قرار دیتے ہیں - تو پھر پہلے انبیاء کی نسبت کیا کہتے ہیں - حضرت سلیمان کی کہتے ہیں - کئی سو بیویاں تھیں اور ایسا ہی حضرت داؤد کی تھیں نیت صحیح ہو اور تقوی کی خاطر ہو تو دس بیس بیویاں بھی گناہ نہیں - اگر نعوذ باللہ عیسائیوں کے قول کے مطابق ایک سے زیادہ نکاح سب زنا ہیں - تو حضرت داؤد کی اولاد سے ہی اون کا خدا بھی پیدا ہوا ہے تب تو یہ نسخہ اچھا ہے اور بڑی برکت والا طریق ہے پادری لوگ نکمی باتوں کیطرف جاتے اور اصل امر کو نہیں دیکھتے انجیل میں لکھا ہے جسکے اندر رائی کے برابر ایمان ہے وہ پہاڑ کو کہے کہ یہاں سے اٹھ کر وہاں چلا جا - تو وہ چلا جائیگا - عیسائیوں کو چاہیئے کہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں - ورنہ سب بے ایمان ہیں - مسلمانوں میں ہمیشہ ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں - جنہوں نے نشانات دکھلائے۔

ایک سرکاری افسر کی ملاقات کے وقت فرمایا - خداوہ دن لاوے - کہ روحانی ملاقاتیں ہوں جسمانی ملاقات کوئی شے نہیں نہ زبان کوئی شے ہے دل چاہیئے

فرمایا - جس قدر کوئی شخص انصاف اختیار کرتا ہے اوسیقدر روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔

فرمایا - جو لوگ اس نبی کی تکذیب کرتے ہیں وہ سب انبیاء کے مکذب ہیں۔

فرمایا - دین آسمان سے آیا ہے اور ہمیشہ آسمان سے ہی اسکو آبپاشی حاصل ہوتی ہے۔

۵ - مئی سنہ ۱۹۰۶ء - الہام الٰہی - لولاک لما خلقت الافلاک کا تذکرہ تھا - فرمایا اللہ تعالیٰ کی کمال رضا جوئی کی حالت میں یہ طبقہ خدمت گذاران کا لولاک کا حکم رکھتا ہے اور یہ بات صاف ہے - کہ اگر یہ طبقہ لولاک کا نہ ہو - تو افلاک کی خلقت عبث و فضول ہے افلاک کا بنانا محض اس طبقہ لولاک کی خاطر ہے - فرمایا - یہ دراصل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں تھا لیکن ظلی طور پر ہم پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

مرقومہ بالا الہام الٰہی یہ میری کتاب ...... الخ کا ذکر تھا - فرمایا - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ جو احباب ہماری جماعت میں خدمتِ دین میں سرگرم ہیں - اللہ تعالیٰ اون کو درجہ و عظمت دینا چاہتا ہے۔

کلام امیر المومنین

ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں چند سوالات پیش کئے - حضرت نے مختصر مگر شافی جواب تحریر فرمائے سوال و جواب درج ذیل ہیں۔

سوال - تعویذات و دم درست ہیں یا نہیں - ؟

جواب - جن میں شرک نہ ہو وہ درست ہیں حضرت نبی کریم خود اور آپ کی امت اب تک قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تعویذ ہے اور الحمد کا دم کرنا احادیث سے ثابت ہے اور گلے میں تعویذ لٹکانا عبداللہ بن عمرو سے ثابت ہے۔

سوال - الست بربکم اگر پہلے سب روحوں کو پیدا کر کے کہا تو پھر تناسخ تو نہیں - سیپارہ ۹ رکوع ۲۱ (سورہ اعراف)

جواب - یہ عہد تو بنی آدم سے لیا گیا ہے لیا جاتا ہے لیا جائیگا - نہ خود آدم سے اور جو حدیث میں مذکور ہے وہ بھی آدمیوں کے ذرات ہیں - تناسخ میں تو بکری آدم اور آدمی بکری بن جاتا ہے۔

سوال - میں نے چاہا کہ زمین و آسمان بناؤں - یہ کلمہ کسی بزرگ نے آگے بھی کہا۔

جواب - یہ معاملہ خواب کا ہو سکتا ہے یا کشف کا اور اس میں صاحب رویا کا کیا دخل ہے۔

سوال - انت منی بمنزلۃ اولادی - قرآن کریم یا حدیث یا کسی بزرگ کے قول سے جو شیخ بن سلام حنفی ایسا ثابت ہے۔

جواب - قرآن کریم میں ہے - فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم اور قرآن مجید ہے - نحن ابناء اللہ واحباءہ قل فلم یعذبکم بذنوبکم بل انتم بشر۔

سوال - جناب رسالتماب کو فرشتہ ہر مسلمان کی قبر میں لے جاتا ہے اور پوچھتا ہے اس کو مانا یا نہیں - تب تو مجسم کو حاضر ناظر کیوں تصور نہ کیا جاوے۔

جواب - یہ کہیں نہیں لکھا - اور پھر قبر کا معاملہ اس جہان کا نہیں۔

سوال - تیرے منہ کی قسم ہے میرے پیارے احمدؐ غیر اللہ کی قسم منع ہے۔

جواب - پارہ نمبر ۱۴ - سورہ الحجر دیکھو

(باقی دیکھو صفحہ آیندہ پر)

ایک خط

ایک صاحب نے قوالی اور مجاہدات کے متعلق اور بعض دیگر باتوں کے متعلق خط لکھا حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپکو توفیق دے کہ آپ قوال ہی نہ ہون بلکہ فعال ہون اور یہی ہون ریاضات۔ اور مجاہدات مین شدید کوفت ہوجاتی ہے اس لئے اس مین سماع اور وحدت کا مسئلہ آرام دہ ہے۔ مگر آپ ہی انصاف سے فرماوین اب سجادہ نشینون مین وہ ریاضتہ شاقہ کہان۔ حضرت عثمان ہارونی سے لگاتار سلطان جی تک جو وحدت چشتیہ ہے اس کا خاتم حضرت چراغ رضی اللہ عنہ ہی نظر آتا ہے پھر آرام و راحت کا وقت آگیا اور قبولیت عامہ کا تاج جب نسبتہ چشتیہ پر رکھا گیا تو رفتار و کردار مین گفتار زیادہ ہوتی گئی۔ پھر بھی شاہ تونسہ کے مجاہدات اور اسفار شاقہ کو دیکھکر گونہ تسلی ہوتی ہے اور خواجہ سلطان الہند کے ریاضات کا ذرہ سا نقشہ نظر آجاتا ہے۔ یہ سر سماع و وحدۃ کا مجھ معلوم ہوتا ہے۔ عام طور پر دنیا پرستی۔ ہوا و ہوس اور بناؤ ریا و سمعہ تک مجالس سماع کی نوبت پہونچ رہی ہے الامن عصمہ اللہ وھو علیٰ ما یشاء قدیر سخن موزون سے بھلا انکار ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم خود موزون ہے۔ آپ کا استنباط مسئلہ سماع پر میرے کلام سے صحیح ہے۔

مجھے مدینہ طیبہ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام والبرکات والرحمہ ہو۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمت اللہ وبرکاتہ علیک و علی الک الوف الوف من الصلوۃ والبرکات۔

ایک رویا ہوئی۔ مجھے شاہ غلام علی فرماتے ہین مجدد صاحب وحدت وجود کے قائل نہ تھے۔ مینے یہ حکم شیخ سے عرض کیا تو آپنے فرمایا۔ کیا تو قائل ہے مین نے عرض کیا کہ بعض نظارون کے باعث قائل ہون تو ہنس کر فرمایا۔ کچھ دنون کے بعد قائل نہ ہوگے۔

آپ ہر روز ایک رکوع دو رکوع بتدبر قرآن کریم بہ نیت عمل پڑھا کرین اور یون یقین کرین کہ آپ پر ہی نازل ہو رہا ہے اور گھر مین چند سطرین سنا دین اور یقین کرین کہ وہ بیہ نازل ہو رہا ہے۔ پھر میان بی بی ملکر دعا کرین کہ توفیق عمل عطا ہو۔ پھر کچھ حصہ خاص احباب کو سنا دین اگر کوئی فہم سے بالا رہ جاوے۔ تو اسے یادداشت مین اچھے خط سے درج کردین۔

سنۃ متوارثہ مشترکہ بین المسلمین صلوۃ وزکوۃ و حج و صوم عمل مین رکھین۔ واللہ الموفق

سنی و شیعہ۔ مقلد و غیر مقلد مین فرائض مشترکہ مین صرف فاتحہ الکتاب کا ایک مسئلہ ہے جو جھگڑے مین آگیا سو آپ پڑھ لیا کرین۔ بیعت کنندہ جماعت کے لئے میری دعاؤن مین ہے۔ کہ مومن مسلمان اور محسن ہو کر ترقی کرین استقامت و باہمی محبت مین مضبوط ہو کر روح القدس سے موید۔ آفات ارضیہ و سماویہ۔ امراض روحانیہ و جسمانیہ سے محفوظ رہکر خادم دین اسلام اور مظفر و منصور ہون آمین استغفار کی کثرت۔ لاحول کا شغل۔ غافلون کی مجالس مین ضرور ہے۔ درود شریف۔ سبحان اللہ عام طور پر اور الحمد مین تدبر کرتے رہین۔

مولانا۔ عام لوگ مخالف نہین۔ اصل مخالفت چند دنیا طلب علماء کو ہے یا جاہ طلب سجادہ نشینون کو۔ امرا تو الاماشاء اللہ غفلت مین مخمور ہین۔ الا قلیل۔ تین اشرار کے جنازہ کا مخالف ہون۔ ورنہ حوالہ بخدا۔

عزیز لقا محمد سلمہ اللہ کا خط پہونچگیا ہے یہ لوگ دعا سے بہت کام لین۔ اور نیک نمونہ بنین۔ واللہ الموفق نورالدین

رسول کون ہو؟

ایک چکڑالوی کا سوال پیش ہوا کہ انسان کی اطاعت شرک ہے اس واسطے رسول کی اطاعت ضروری نہین۔ قرآن مین رسول کے لفظ سے مراد قرآن ہے کوئی انسان نہین جواب مین فرمایا۔ حضرت نوح ؑ نے واطیعون فرمایا ہے اگر اطاعت انسان رسول شرک ہے تو وہ کیا کہتا ہو اور محمد رسول اللہ کیا قرآن مجید مین نہین۔

فرشتے

ایک صاحب نے فرشتون کے متعلق حضرت امیر المومنین سے دریافت کیا۔ حضرت نے مفصلہ ذیل جواب ارقام فرمایا۔

فرشتون کی نسبت قرآن کریم مین ایک آیۃ کریمہ ایسی ہو کہ اس پر غور کرنے سے فرشتون کے متعلق زیادہ بولنے سے دل کانپ جاتا ہے وہ آیۃ یہ ہے۔ اشھدوا خلقھم ستکتب شھادتھم وھم یسالون۔ اس پر آپ بار بار غور فرماوین۔ اللہ تعالیٰ قادر الکلام اور اوس کا رسول قادر الکلام۔ دونون نے فرشتون کو دیکھا ہے اب جو کچھ وہ کہین۔ اگر عقل خداداد کے خلاف نہین تو وہ صحیح ہے۔ مین نے ایک بار ملک کو دیکھا ہے وہ انسان کی شکل مین متشکل تھا۔

قرآن مجید مین ہاروت ماروت کا نام ہی ہے جسکو مینے دیکھا ہے اس کا نام محی الدین تھا۔ یہ سچ ہے۔ قوے کا نام ملک ہو۔ شرعی استعمال یا کتب سابقہ کا محاورہ نہین۔ مثنےٰ وثلاث و رباع ملائکہ سے حال ہے یا جناح سے۔ اسمین علما کا اختلاف ہے۔ جبرائیل جا و رایل سے بنا ہے۔ جس کے معنے مین خدا کا مقرب۔ قوت اللہ قدرت اللہ۔ اس کے معنے نہ عبری مین ہین نہ عربی مین۔ آپنے کہان دیکھا ہے۔

کتب الٰہیہ مین یہ نام مین یہود کے نام ہرگز نہین یہ آپکو غلطی لگی ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ کہ آپ کو ملازمت مین قرآن شریف کا تدبر رہتا ہے۔

تہجد۔ الحمد۔ قسم

ایک شخص کے سوالات متعلق تراویح فاتحہ خلف الامام اور قسم کے جواب مین حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔

جو شخص تہجد ہمیشہ بارہ رکعت پڑہتا ہے۔ وہ ماہ رمضان مبارک مین آخر حصہ رات مین بدستور بارہ رکعت تہجد پڑھے اوس کو تراویح کی ضرورت نہین۔ تہجد کا ثواب زیادہ ہے۔ تہجد کی فضیلت زیادہ ہے۔ جماعت کا ثواب فرضی نمازون کا ہے یا واجب نمازون کا۔ جو پانچوقت نماز باجماعت پڑہتا ہے۔ وہ تارک جماعت نہین۔

الحمد شریف نماز مین بہت ضروری ہے۔ امام بھی پڑھے مقتدی بھی پڑھے۔ قرآن شریف مین لکھا ہے۔ کہ قرآن کریم مومنون کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔ تم لوگ بھی قرآن چپ کر کے سنو! شائد تم پر بھی رحمت ہو جاوے قرآن مین خود ہی لکھا ہے۔ پس اس دوسرے حکم کے واسطے کفار مخاطب ہین۔ قرآن شریف و حدیث سے بھی ثابت ہے کہ الحمد ضرور پڑھی جاوے۔ قسم کے بدلہ مین قسم کھانے والا دس آدمیون کو روٹی کھلا دے اور اسپر کچھ حرج نہین اپنی بی بی کے معاملہ مین خواہ مخواہ شبہ نہ کرے۔ اگر فرض کرو کہ طلاق دے دی۔ تو ایک طلاق مین صرف رجوع کرنا اس کا کافی ہے اور اس نے رجوع کر لیا ہے۔ شبہ کی کوئی بات نہین کوئی پکڑ نہین۔ استغفار بہت پڑھے۔

جنوری ۱۹۰۹ء کا پہلا پرچہ وی پی کیا جائیگا

خریدار صاحبان ادائگی قیمت کے واسطے طیار ہین

المفتی

بعض پرانے کاغذات میں سے مجھ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے یا لکھائے ہوئے فتوے ملے ہیں جو اب تک اخبار میں نہیں چھپ سکے ان کو درج ذیل کیا جاتا ہے۔

۱۵۸ کس غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز ہوسکتی ہے

۱۷ - مارچ ۱۹۰۸ء کو ایک صاحب علاقہ بلوچستان نے حضرت اقدس کی خدمت میں خط لکھا - کہ آپ کا ایک مرید نور محمد نام میرا دلی دوست ہے وہ بڑا نمازی ہے نیکوکار ہے سب اس کی عزت کرتے ہیں ہمہ صفت موصوف خلیق شخص ہے۔ دیندار ہے اس سے ہم کو آپ کے حالات معلوم ہوئے۔ تو ہمارا عقیدہ یہ ہوگیا ہے کہ حضور بڑے ہی خیرخواہ اُمت محمدیہ و مداح جناب رسول مقبول و اصحاب کبار ہیں - آپ کو جو بُرے نام سے یاد کرے وہ خود بُرا ہے مگر باوجود ہمارے اس عقیدہ و خیال کے نور محمد مذکور ہمارے ساتھ باجماعت نماز نہیں پڑھتا اور نہ جمعہ پڑھتا ہے اور وجہ یہ بتلاتا ہے کہ غیر احمدی کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی آپ اس کو تاکید فرماویں کہ وہ ہمارے پیچھے نماز پڑھ لیا کرے تاکہ تفرقہ نہ پڑے۔ کیونکہ ہم آپ کے حق میں بُرا نہیں کہتے" یہ اس خط کا اقتباس اور خلاصہ ہے اس کے جواب میں اسی خط پر حضرت نے عاجز کے نام تحریر فرمایا۔ " جواب میں لکھدیں - کہ چونکہ عام طور پر اس ملک کے مُلّاں لوگوں نے تعصب کی وجہ سے ہمیں کافر ٹھہرایا ہے اور فتوے لکھے ہیں اور باقی لوگ اون کے پیرو ہیں پس اگر ایسے لوگ ہوں کہ وہ صفائی ثابت کرنے کے لئے اشتہار دیدیں - کہ ہم اون مکفر مولویوں کے پیرو نہیں ہیں - تو پھر اون کے ساتھ نماز پڑھنا روا ہے۔ ورنہ جو شخص مسلمانوں کو کافر کہے وہ آپ کافر ہوجاتا ہے پھر اس کے پیچھے نماز کیوں کر پڑھیں - یہ تو شرع شریف کے رو سے جائز نہیں ہے

۱۵۹ فوٹوگرافی

ایک شخص نے حضرت مسیح موعودؑ سے سوال کیا تھا - کہ کیا عکسی تصویر لینا شرعاً جائز ہے فرمایا کہ یہ ایک نئی ایجاد ہے - پہلی کتب میں اس کا ذکر نہیں بعض اشیاء میں ایک من جانب اللہ خاصیت ہے جس سے تصویر اُتر آتی ہے - اگر اس فن کو خادم شریعت بنایا جاوے تو جائز ہے۔

۱۶۰ قضاء نماز

ایک شخص نے سوال کیا کہ میں چھ ماہ تک تارک صلوٰۃ تھا - اب میں نے توبہ کی ہے - کیا وہ سب نمازیں اب پڑھوں - فرمایا - نماز کی قضاء نہیں ہوتی - اب اس کا علاج توبہ ہی کافی ہے۔

۱۶۱ نوافل میں قرآن شریف دیکھکر

ایک شخص نے عرض کی کہ کیا یہ جائز ہے کہ میں نوافل میں قرآن شریف سامنے رکھ کر پڑھ لیا کروں اور اس طرح ختم کروں - حضرت امیر المومنین نے فرمایا - کہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے غلام سے اس طرح نماز میں قرآن شریف سُن لیتی تھیں۔

مندرجہ ذیل چار سوالات ایک شخص نے لکھے تھے اون کے جواب جو حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے لکھے ہیں وہ بھی درج ذیل کئے جاتے ہیں

نمبر ۱۶۲ عورت اپنی ہمشیرہ کی زندگی میں اوس کے شوہر سے پردہ کرے یا نہیں۔

نمبر ۱۶۳ اور بعد وفات ہمشیرہ کے اوس کے شوہر سے پردہ کرے یا نہیں۔

نمبر ۱۶۴ مرد اپنی والدہ اور ہمشیرہ وغیرہ محرمات ابدی سے بوقت ملاقات مصافحہ کرسکتا ہے یا نہیں۔

نمبر ۱۶۵ بصورت مصافحہ جائز ہونے کے سالی شوہر والی اس حکم میں شامل ہوسکتی ہے یا نہیں۔

جواب نمبر ۱۶۲ و ۱۶۳ - جن محرمات وغیرہ سے پردہ نہیں ہے اون کا ذکر بطور حصر کے پ ۱۸ میں موجود ہے - شوہر[۱] - باپ[۲] - خسر[۳] یعنے خاوند کا باپ - بیٹا[۴] - خاوند کا بیٹا[۵] - بھائی[۶] - بھتیجا[۷] - بھانجا[۸] - اپنی میل جول کی عورتیں[۹] - غلام[۱۰] - خواجہ سرا یا شیوخ فانی[۱۱] - اطفال نابالغ[۱۲] اور چچا سے بھی بموجب حدیث متفق علیہ کے پردہ نہیں ہے باقی اور سب سے پردہ کرنا چاہیئے چونکہ چچا بمنزلہ باپ کے تھا اس لئے قرآن مجید نے اس کی تصریح .. .. .. موجود ہے - انہ عمک فلیلج علیک اور ہمشیرہ کا شوہر چونکہ ان مثنیات حجاب میں داخل نہیں ہے - لہذا اوس سے پردہ شرعی کرنا چاہیئے خواہ ہمشیرہ کی حیات میں ہو یا بعد وفات کے ہو۔

جواب نمبر ۱۶۴ - محرمات ابدیہ سے مصافحہ درست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ سے مصافحہ کیا ہے - دیکھو مشکوٰۃ شریف باب المصافحہ اور حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عائشہ رضؓ کو بوسہ بھی دیا ہے - وقبل خدھا رواہ ابو داؤد مشکوٰۃ

جواب نمبر ۱۶۵ - سالی سے مصافحہ جائز نہیں - دلیل اسکی جواب نمبر ۱۶۲ میں دیکھو - معہذا امن کا محل اور مقام بھی دیکھنا ضروری ہے - تاکہ امن رہے۔

۱۶۶ نماز میں الفاظ کا تکرار

ایک صاحب نے حضرت سے دریافت کیا کہ نماز میں اھدنا الصراط المستقیم کئی کئی دفعہ پڑھنے کو جی چاہتا ہے یہ تکرار کلمہ ناجائز تو نہ ہوگا اور سجدہ سہو نہ آویگا۔

حضرت امیر المومنین نے جواب میں تحریر فرمایا۔ اھدنا الصراط المستقیم کا تکرار نماز میں جائز ہے - مگر آپ امام ہوں - تو رعایت مقتدیوں کی ضرور ہے - اس وقت وقت امامت زائد تکرار مناسب نہیں اور اپنے طور تنہائی میں جس قدر آپ چاہیں تکرار کرسکتے ہیں - جائز - اور نبی کریم سے ثابت ہے - سجدہ سہو ہرگز نہیں پڑتا۔

۱۶۷ سوتیلی ماں کے پہلے خاوند کی اولاد سے نکاح

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ زید نے ایک عورت سے شادی کی ہے زید کے ہاں پہلی بیوی سے ایک لڑکا ہے اور عورت کے ہاں پہلے خاوند سے ایک لڑکی ہے - کیا اس لڑکے اور لڑکی کا نکاح آپس میں ہوسکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ نکاح جائز ہے

۱۶۸ عورت کو خرچ کسطرح دیا جاوے

ایک شخص نے حضرت امیر سے دریافت کیا کہ عورت کو خرچ اکٹھا دینا چاہیئے یا روز کے روز۔ فرمایا - چاہے ایک دم ایک ماہ کا خرچ دیدیں - چاہے ہرروز کھانا دو وقت کا دیں - دونوں امر جائز ہیں۔

کیا قرآن شریف راگ میں پڑھنا جائز ہے

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ قرآن شریف کو راگ میں پڑھنا جائز ہے فرمایا - راگ میں پڑھنا تکلف اور غیر مفید ہے کوئی قوم راگ سے خدا رسیدہ ہوئی ہے - مجھے علم نہیں - ہم لوگ ما انا من المتکلفین سے ہیں۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وخلیفۃ المسیح - سرمہ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے - ممیرا قسم اول عہ قسم دوم تے - سرمہ قسم اول ۶ قسم دوم عہ - سوم نہ - علاوہ ازیں کلاہ زری اور شاہدری لنگی ہر قسم

مقدّس شاعری

ہمارا کعبہ

(از اکمل آف گولیکی)

سچ کہہ دون اے مخالف گر تو برا نہ مانے
وہ دن گئے کہ عیسے زندہ تہا آسمان پر
سردار انبیاء ہو مدفون زمین کے نیچے
موسیٰ کا اک خلیفہ بیٹہا ہے آسمان پر
منسوخ ہین خدا نے جو کام اس جہان مین
اب رنگ کچھ جہان کا ایسا ہی ہو رہا ہے
رکھتے نہین ہین روزے پڑہتے نہین نماز ین
عہدون کا توڑ دینا کچھ بات ہی نہین ہے
اپنے پرائے بن کر ہم کو ستا رہے ہین
سینے کے زخم اپنے سینے ہوئے ہین مشکل
جھگڑے یہ مذہبون کے مٹتے نہین مٹائے
دن رات ہم تو روتے سو طرح کے غمون مین
یہ حالت زمانہ مصلح کو چاہتی تہی
کشتی شکستہ گانیم اے باد شرطہ برخیز
مایوسی کی گھٹائین ہر دل پہ چھا رہی تہین
جب ہاتھ سوئے گردون رو کر اٹھائے ہینے
پھولا نہین سماتا جامے مین وہ خوشی سے
محبوب میرا آیا۔ جلوہ عجب دکھایا
دیرینہ سال پیرے بدوش بیک نگہ ہے

تیرے خیال اگلے سب ہو گئے پرانے
احمدؑ کی زندگی کے گائینگے اب ترانے
جس کے لئے بنائے ارض و سما خدا نے
کچھ بے تکی ملانے الٹی لگے اڑانے
اک بندۂ خدا مین تم لگ گئے سنانے
پہلے نہ تہا یہ ہرگز گذرے کئی زمانے
حج و زکوٰۃ مین ہی سو سو کرین بہانے
دنیا مین رہ گئے ہین اب صدق کے فسانے
بیگانے ہین وہی اب جو تھے کبھی یگانے
اب سوزن تفکر لگنے لگی لگانے
نا اتفاقیون کے صدمے پڑے اٹھانے
اور دشمنون کے گھر مین بجتے تہے شادیانے
دل سے نکل رہے تہے اندوہ کے فسانے
شاید کہ باز بینیم آن یار و لستانے
کچھ کی مگر رسائی اس آہ نارسا نے
سن لین مری دعائین آخر مرے خدا نے
کچھ گوشِ گل مین جھک کر کیا کہدیا صبا نے
ہوش و حواس اپنے کیونکر رہین ٹھکانے
آن دل کہ رم نمودے از خوبرو جوانے

دل مے رود ز دستم صاحبدلان خدا را
دردا کہ رازِ پنہان خواہد شد آشکارا

اہم دوئی کے جھگڑے اک دم سبھی مٹا دین
زنار مین پرو دین تسبیح کے یہ دانے
صحرائے رازِ الفت سنسان ہو رہا ہے
اپنے ہی آنسوؤن سے گوندہین گلِ محبت
کعبہ بھی وہ کہ جس پہ ہو شانِ کبریائی
جب مُہر قفل در پہ ختم الرسل کی چمکے
ہو سنگِ اسود اس کا ہی آستانِ ابیض
ہجرت ہو چھوڑ دینا نفسانی خواہشون کا
گھر سے نکل کے پہنین ہم کفنیان گیجے مین
دنیا سے ہاتھ دھولین ہو غسل غسلِ میت
پہنین لباس ایسا ہو جسمین رنگ تقوےٰ
کتنے عزیز اپنے پیچھے بلا رہے ہون

کثرت مین رنگِ وحدت لوگون کو ہم دکھا دین
احمدؑ امام ادن کا اے مہربان بنا دین
ے کر مقامِ خلّت بنیاد اک اٹھا دین
کعبہ اسی زمین مین چھوٹا سا اک بسا دین
در پر پھر اسمِ اعظم بس یک قلم لکھا دین
ہاتہون مین میرزا کے اسکی کلید جا دین
بوسون کا تار اس پر ہم روز و شب لگا دین
اور زادِ راہ تقوےٰ اپنے لئے بنا دین
دنیا کی خواہشون کے کپڑے سبھی جلا دین
گو جیتے جاگتے ہون پر ہستیان مٹا دین
بد کو حرام سمجھین۔ احرام کی ندا دین
محبوب لم یزل کو "لبیک" کی صدا دین

طاعات کی رسن ہو گویا مہار اپنی
ہر اک خیالِ بد کو دل سے نکال دینا
حلق الرؤس یون ہو۔ دنیا کا بار پھینکین
اپنا طواف ہر دم کعبہ کے گرد رکھین
صدقے ہون اس طرح سے محبوب دلستان پر
ساقی کے سامنے ہو رکھی ہے دو سالہ
ہات الصبوح حیوا یا ایہا السکارا

نفسون کی اونٹنی کی قربانیان چڑہا دین
رمی الجمار اپنا اس طرز مین نبھا دین
الفت کی آگ لیکر ہم دھونیان رما دین
یعنی اسی کی خاطر دنیا کو ہم بھلا دین
جانین نثار کر کے جان جہان ملا دین
بھر بھر کے جامِ عرفان احباب کو پلا دین
کعبہ کی چھت پہ چڑھ کے ہم یہ اذان سنا دین

مستی مین ہم دکھائین ہستی پہ یان جو آگ
تا عرش پھر زمین سے اک تہلکہ مچا دین۔

نظم در تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(جو فروری ۱۹۰۸ء مین حضرت اقدس کی خدمت مین پیش ہوئی تہی)

اے خدا کے نبی مسیح زمان تو ہی مہدی و رہنمائے جہان
تو نے آ کر کیا جہان آباد ورنہ اجڑا پڑا تھا اور سنسان
دیکھی جب سے ہے طلعت زیبا کھل دل کے ہین سب ارمان
تیری ملنے سے دور ہو کلفت اور جدائی سے تیری نکلے جان
ہے مکان تیرا جنت الفردوس جسمین بہتی ہین نور کی ندیان
تو نے اسلام کو کیا زندہ ورنہ تہا چند روز کا مہمان
ہے وہ بینا جو دیکھتا ہے تجھے ہے وہ دانا جو تیرا پائے نشان
دیتے آئے بشارتین ہین تیری اولیا انبیائے والا شان
ہے خدا کی طرف سے کشتی نوح تیری بیعت آمیرے کشتیبان
نقش باطل مٹا دے سارے ہے قلم تیرا مثل تیغ و سنان
دل ترا نور حق سے ہے پرنور ہے دہان تیرا چشمۂ عرفان
اب سمجھ آئی ہمکو ہے کیا کچھ کشف و الہام و معجزہ کی شان
کوئی نعمت نہ دے گی ایسا مزہ جیسا دیدار تیرا اے سلطان
فخر ہے خوش نصیبی پر مجکو تیرا پکڑا یا حق نے ہے دامان
پر جو رکہتے نہین بصیرت وہ دیکھ سکتے نہین خور تابان
اے خدا فضل سے تو اپنے کر مشکلین دین کی مری آسان

تیرے انفاس عیسوی نے ہے ڈالی مردون کے جسم مین بہی جان
سید المرسلین کا نائب ہے اسیواسطے عالیشان
تجھ سے ملتی ہے روح کو راحت تجھ سے رہتی ہے شاد میری جان
بزم تیری ہے بزم ختم رسل جسمین روشن ہے مشعل قرآن
ذکر تیرا نہ کیون کرون ہر دم اس سے باقی ہے نعمت ایمان
گر نہ ہوتے نزول اجلالت باغ اسلام بس تہا ویران
تو وہ عالی مکان ہے، کہ تیری عرش پر حمد کرتا ہے رحمان
تو وہ سورج ہے جو غروب نہ ہو تو وہ گلشن ہے جو نہ دیکھے خزان
حق نے بخشا تجھے وہ زور بیان جس سے دشمن سدا ہین بند زبان
بھاگ جاوین شغال سیرت سب تو جو نکلے مثال ببر بیان
تو نے دین کے کئے ہین عقدے حل تو نے کھولا مطلب قرآن
تجھ کو حق نے کیا عطا وہ حسن جس سے شرمندہ ہو مہ کنعان
تیری دوری ہے مورد آلام ہون جدائی سے تیری بس نالان
جو خدا کے پیارے بندے ہین جان تجھ پر وہ کرتے ہین قربان
ایسی نعمت سے ہین یہ کیون محروم اے خدا کر عطا انہین ایمان
ہاتھ سے میرا نہ یہ چہوٹے تیرے مہدی پاک کا دامان

مین گناہ کے مرض کا ہون بیمار۔ تو ہی رحمت سے اپنی کر درمان
حسن اعمال کی مجھے توفیق کر عطا تا نہ پاؤن مین نقصان

خاکسار اللہ دتا احمدی۔ سکینڈ ماسٹر۔ قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ

بدر خواتین

اوس زمانہ مین جب کہ مسلمانون پر قرآن شریف کی محبت بہت ہی غالب تھی بعض مرد اور عورتین قرآن شریف کے ساتھ ایسا عشق رکھتی تھین کہ بغیر قرآن شریف کی عبارت کے کوئی کلمہ اپنے مونہہ سے نہ نکالتی تھین اور تمام کاروبار اسی طرح سرانجام دیتی تھین چنانچہ عبداللہ بن مبارک کا ایک عورت ام یحیی سے جو اپنے قافلہ سے بچھڑ گئی تھی جو مکالمہ ہوا اس مین سے کچھ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوگا کہ عرب کی عورتین کیسی فاضلہ اور عالمہ تھین۔

عبداللہ۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ام یحیی۔ سلام قولاً من الرب الرحیم

عبداللہ۔ خدا تم پر رحم فرمائے تم یہان کس طرح کھڑی ہو۔

ام یحیی۔ ومن یضلل اللہ فلا ہادی لہٗ

مین سمجھا کہ وہ قافلہ سے بچھڑ گئی ہے اوسکی ضیافت کرنا چاہا۔

عبداللہ۔ تم کہان جانے کا ارادہ رکھتی ہو۔

ام یحیی۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا۔

مین نے اس سے سمجھا کہ حج کر چکی ہے وہ اور اوسکے ساتھی بیت المقدس جانا چاہتی ہین۔

عبداللہ۔ پھر تم کو یہان کتنا عرصہ ہوا۔

ام یحیی۔ ثلاث لیال سویا۔

تین دن کا نام سنکر مجھے حیرت ہوئی۔

عبداللہ۔ تم کھاتی پیتی کہان سے تھین تمہارے پاس تو زاد راہ بھی نہین ہے۔

ام یحیی۔ ہو یطعمنی ویسقین۔

عبداللہ۔ پھر وضو کاہے سے کرتی تھین۔

ام یحیی۔ فلم تجدوا ماءً فتیمموا صعیداً طیباً۔

عبداللہ۔ میرے پاس کھانا ہے اگر ضرورت ہو تو حاضر کرون۔

ام یحیی۔ ثم اتموا الصیام الی اللیل۔

عبداللہ۔ جناب یہ تو رمضان شریف کا مہینہ مبارک نہین ہے جو تم نے روزہ رکھا ہے۔

ام یحیی۔ ومن تطوع خیراً فان اللہ شاکر علیم۔

عبداللہ۔ سفر مین روزہ افطار کرنا جائز ہے۔

ام یحیی۔ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون۔

عبداللہ کہتے ہین کہ وہ بڑہیا اسی طرح جواب قرآن شریف کی آیتون مین دیتی تھی۔ آخر مین نے تنگ آکر کہا کہ جس طرح مین گفتگو کرتا ہون تم کیون نہین کرتین۔

ام یحیی۔ ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید۔

عبداللہ۔ تم کس قبیلہ سے ہو۔

ام یحیی۔ لا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا۔

عبداللہ۔ مجھ سے خطا ہوئی معاف فرمائیے۔

ام یحیی۔ لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وہو ارحم الراحمین

عبداللہ۔ اگر تم چاہو تو تمہین اپنی اونٹنی پر بیٹھا کر قافلہ تک پہونچا دون۔

ام یحیی۔ وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ۔

یہ دُنیا فانی

یہ دنیا فانی اس کے سب عوے جھوٹے کوئی ہی کہتا ہوگا کہ مجھے حقیقی خوشی حاصل ہے ورنہ ہمارے مشاہدہ مین تو یہ تمام کھیل ہی تماشہ بنا ہوا ہے اور اصلی دُکھون اور مصیبتون کا مخزن یہ دُنیا ہے اگر جب اپنے ایک حقیقی کی الفت دل مین ہو ہم تو تمام دُکھ درنج اور الم بھول جاتے ہین یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ جتنی تو دنیا سے لگاؤ اتنا ہی سوز زیادہ ہوتا ہے اس کی مثال ایک اولاد کا غم ہی ہے ابعض لوگ تو وہ ہین کہ اولاد کی صورت بھی نہین دیکھ سکتے ہین۔ بعض وہ کہ اولاد ہوئی ہی اور اچھا بھلا فرزند ہونہار خوش شکل نیک خو رہا بین کرتا۔ ساز وقار حمید پڑہتا والدین کے کلیجہ کی ٹھنڈک جس پر والدین کی بہت سی امیدین منحصر تھین۔ اللہ تعالی نے ویکا اپنی جوار رحمت مین لے لیا۔ اب بعض دنیا دار تو یہ کہتے ہین کہ فلان کے ساتھ سخت ظلم ہوا مگر مین کہتی ہون کہ یہ کلمہ کفر ہے کیا خدا وند رحمان ظالم ہے اوس نے تو کئی دفعہ اپنے کلام پاک مین اپنا نام الرحمن الرحیم فرمایا۔ تو کیا ایک مومن دل کو ایسا کلمہ بولنا شایاں ہے ہرگز نہین!!!

ہمارے مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام (فداہ روحی) کیا خوب فرما گئے (مغفور مبارک احمد کی وفات پر) کہ تیس چالیس برس سے اللہ تعالی ہماری مانتا آیا۔ تو کیا ہوا کہ ایک اپنی بھی منالی۔ سبحان اللہ خدا تعالی کے دوست ان کا یہی نام ہوتا ہے نہ کہ جو اپنے بچون کی وفات کو حسرت آیات کہین بالکثرت غم سے ستونون اور اینٹون سے ٹکرین مارین (لاحول ولا قوۃ)

یہ تو آسانی سے سمجھ مین آسکتا ہو کہ ایک نہایت پیارا دوست تمہاری دعوت پکائے انواع واقسام کے کھانے آگے رکھے ایک کھانا اون مین سے تمہارے مرغوب طبع ہو۔ تم کو تو معلوم نہین مگر تمہارا دوست جانتا ہے کہ اس نعمت کے کھانے سے اسے کوئی نقصان پہونچیگا پس وہ کھانا تمہارے سامنے سے اٹھا لیتا ہے۔ تو کیا یہ تمہاری دانشمندی ہوگی کہ غصہ مین بھر جاؤ اور اوس اپنے محسن کو کہو کہ تو نے مجھ پر ظلم کیا تو میرا دوست نہین بلکہ دشمن ہے۔ پس بعینہ یہی مثال سمجھ لو۔ بلاشک اولاد کی محبت اس قدر دل مین ہوتی ہے کہ جن دونون کو غم اولاد ہوا اوس کی کیفیت ہی وہ بخوبی جانتے ہین۔ مل پر ہزار طرح سے جبر کرو۔ مگر وہ اندر ہی اندر ایک ایسا غم ہوتا ہے۔ اور کچھ ایسا درد جو کسی طرح سے کم نہین ہوتا مگر اس پیدا کرنے والے کی مرضی پر بھی تو ضرور چلنا چاہئے۔ کئی عورتین دیکھی ہین۔ کہ تعلیم یافتہ بھی ہین مگر تعزیت نامہ مین ایسے الفاظ لکھتی ہین۔ جو شریعت مین جائز نہین۔ ہمین حد سے نہ بڑہنا چاہئے۔ سادگی مین جائز ہے وہ بناوٹ مین نہین۔ کچھ دن ہوئے کہ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کی محترمہ بیوی نے وفات پائی۔ اونہون نے ہمین کارڈ پر صرف یہی الفاظ لکھے کہ۔ ۔۔ ۔۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ خدا تعالی کے سپرد ہین پر جانتی ہون کہ خدا کرے اللہ تعالی اوس کے لئے کچھ اپنی یاد کے واسطے سامان ہی پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ اکبر۔ ان لفظون نے جو اثر میرے دل پر کیا مین نہین بتا سکتی۔ کہ کن لفظون مین اس حالت کو ادا کرون۔ ادھر میرے پاس خورشید کی وفات پر ایک خاتون کا خط آیا کہ آہ! آپ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ اب کس طرح زندہ رہوگی۔ کیا کروگی وغیرہ لغویات۔ مگر ان الفاظ سے کوئی اثر دل پر نہین ہوا۔ حقیقی خوشی تو بس اللہ تعالی کے پاس ہی ہے جس کا جی چاہے لے۔ یہ دُنیا رنج و محن کی جگہ ہے۔ خوب فرمایا بابا نانک صاحب نے۔ ؎

نانک دُکھیا سب سنسار ۔ سو سکھی جس نام ادہار

سو ہمین اس دار فانی مین رہکر ہرگز اس نابکار سے دل نہ لگانا چاہئے بلکہ ہر دم یہی خیال رکھنا چاہئے۔ کہ یہ سرائے ہے ہم کاروان۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک قول ہے کہ یہ دنیا مُردار اور اس کے طالب کُتے۔ برحق ہے مین تو کہتی تمام دنیا جاتی ہے کہ ایک اللہ دار جاگیر دار کے لاکہہ درجہ بہتر ایک جنگل مین یاد خدا کرنیوالا نہ ہو اچھا ہی تو ہے رکھیں نہ یہ مال یہ اسباب تمام گہر مین ہی غریبون کو دیکہ نہ آہ ہو جاوین۔ ہم فرقہ نسوان تو ضرور اپنے زیورات اور کپڑے قیمتی دیدین تو بہت بہتر ہو تاکہ اپنے گھرون مین ہی عابد گوشہ نشین کا سا ثواب لین یہ دنیا ہرگز وفادار نہین نہ مال کام آئیگا نہ کچھ اور۔ بس اپنے مالک حقیقی سے اسکی محبت مانگو اور اپنی اولاد وفات شدہ کو اپنے لئے اجر و ذخر سمجھو انہین نہ رو نہ ہائے وائے کرنے سے کچھ حاصل ہے۔ والسلام

(عاجزہ اہلیہ اکمل آف گولیکی گجرات پنجاب)

مُراسلات

مین جماعت علی شاہ صاحب کی مُریدی سے کیون منحرف ہُوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم
بحضور فیض گنجور حضرۃ خلیفۃ المسیح الموعود حضرت مولوی صاحب دام ظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فدوی عرصہ دراز سے حافظ جماعت علی شاہ کے مُریدون مین داخل تہا اور حسن ظن سے مُرید تہا۔ ۵ نومبر ۱۹۰۸ء کو حافظ صاحب مقام جسٹر مین تشریف آور ہوئے تو مین بہی اوسی روز اون کی خدمت مین مقام جسٹر مین حاضر ہوگیا۔ ۶ نومبر ۱۹۰۸ء کو جمعہ بہی اون کے پیچہے پڑہا۔ ہتہوڑا سا وقت ہونے کے باعث مین رات بہی اون کی خدمت مین ہی رہا ۶ نومبر کو ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ وہ یہ کہ محمد علی احمدی مدرس جسٹر شام کی نماز کے بعد قریباً ۸ بجے رات کے چودہری سربلند خان صاحب ذیلدار کی وفات کی خبر سُنکر فاتحہ خوانی کے واسطے دیوان خانہ ذیلدار مین آیا۔ آگے حافظ صاحب اور آپکے مُریدجن مین مین بہی شامل تہا۔ قریباً بیس پچیس آدمیون کے وہان موجود تہے خوش قسمتی سے محمد علی مدرس حسب طریقہ اہل اسلام السلام علیکم کہہ کر میرے پاس بیٹھ گیا۔ کچہہ توقف کے بعد حافظ صاحب نے دریافت کیا کہ یہ شخص کون ہے۔ جس پر اوس نے بیان کیا کہ مدرس جسٹر ہون ارشد خان پٹواری نے جو حافظ صاحب کا مرید ہے بیان کیا کہ یہ شخص مرزے کا پیرو ہے جس پر محمد علی مدرس نے کہا کہ جب آپ جانتے ہین۔ تو پہر اس کے اظہار کا کیا مطلب ہے۔ اِستے مین دو زمینداروں نے جو حافظ صاحب کے سامنے دو زانو ہوکر بیٹھے تہے شاہ صاحب کی خدمت مین عرض کی کہ پٹواری کو آپ حکم دین کہ وہ ہمارے گھر سے کہانا کہائے معلوم ہوتا ہے کہ پٹواری اون سے پہلے کچہہ ناراض ہوگا۔ پٹواری نے اون کے اس سوال پر شاہ صاحب کی خدمت مین عرض کی کہ ان زمیندارون کو آپ حکم دین کہ اپنے گاؤن مین بوچڑخانہ جاری کرائین پٹواری کی اس تحریک پر صاحب موصوف نے زور دیا اور کہا کہ یہی اسلام ہے تم ضروری اپنے گاؤن مین دکان لحم البقر جاری کراؤ۔ زمیندارون نے عرض کی کہ ہم اس سے پہلے عدم ضرورت دوکان مذکورہ بالا کے لئے عرضی دے چکے ہوئے ہین۔ اگر ہم اب عرضی دین گے تو تحصیلدار صاحب ہم کو قید کرین گے۔ جس کے جواب مین شاہ صاحب نے کہا کہ تم اظہار لکھواتے وقت کہہ دینا کہ ہم نے گرمیون مین بند ہونے کے لئے درخواست دی ہوئی ہے سردیون کے لیئے نہین۔ اب سردیان آگئی ہین اب ہم کو ضرورت ہے، مدرس مذکور جو کہ میرے پاس بیٹھا ہوا تہا۔ اوس نے عام طور پر کہا کہ صرف گائے کا گوشت کہانے سے انسان مسلمان نہین کہلا سکتا۔ اگر کوئی شخص گائے کا گوشت بالکل نہ کہائے اور دیگر احکام شرعی کا پورا پابند ہو۔ تو کامل مسلمان کہلا سکتا ہے اور رہ سکتا ہے جس پر صاحب موصوف اوس سے مخاطب ہونے لگے۔ مدرس مذکور نے کہا کہ مین آپ سے بحث کرنی نہین چاہتا جسپر شاہ صاحب نے اشتعال مین آکر پہلے تو اوس کے موںہ پر ایک تھپڑ مارا۔ پہر کہڑے ہوکر اوس کو گرا کر سیلی اور مُشت سے خوب زدوکوب کی نامبردہ کی خوش قسمتی سے مین پاس موجود تہا۔ جب اس کو اس حالت مین دیکہا تو اوس کو حافظ کے پنجہ سے چہڑایا۔ مجہے حافظ صاحب کی اس حرکت سے سخت رنج پیدا ہُوا۔ مدرس کے چلے جانے پر بیان کرنے لگے کہ اگر اس وقت میرے پاس چہُری ہوتی۔ تو مین اوسکی ناک کاٹ ڈالتا۔ اون کی اس لغو حرکت کو دیکہہ کر مین ان کی بیعت سے دست بردار ہوگیا ہون۔ حضور کے دست مبارک پر بیعت کرتا ہون اور تمام شرائط کا پابند رہون گا۔ میرے لیئے درد دل سے دعا مانگی جاوے۔ کہ مجہے نماز مین لذت حاصل ہو۔ اس اقرار پر مجہہ کو مولائے کریم ثابت قدم رکہے نیز ایک اور عرض ہے کہ میری اہلیہ فوت ہوگئی ہے۔ دو بچے ہین ایک پانچ سال کا اور دوسرا چار سال کا اون کی پرورش خبرگیری جو بالعموم والدہ کا کام ہے مین سخت لاچار ہون۔ یہان تک کہ روٹی وغیرہ کا کام اپنے ہاتہہ سے کرتا ہون اس رنج سے سخت لاچار ہون آپ میری اس تکلیف کے دور کرنے کے لئے بڑے درد دل سے جو مولا کریم نے ہماری خاص بہتری کے لئے حضور کو عطا فرمایا ہے دعا مانگین اور قبول بیعت اور دعا سے مطلع فرمادین۔ انشاء اللہ جلسہ مین بہی حاضر خدمت اقدس ہونگا۔

راقم عالم دین نمبردار کالا قادر۔ نارووال۔ سیالکوٹ

افغانستان مین ذکریا نبی کی قبر

علاقہ افغانستان کا یہودیون سے پر ہونا

ایک مسلمہ بات ہے، تاریخ دان اس کے قائل ہین افغانستان کے راستے سے وادی کشمیر مین بہی یہود آباد ہوئے اس کو بہی مورخین نے تسلیم کیا ہے اور یہی سبب تہا۔ جو حضرت عیسٰی علیہ السلام بہی بعد وفات کشمیر مین دفن ہوئے۔ علاقہ افغانستان مین ایک نبی لامک نام کی قبر کی خبر پہلے ملی تہی اب ایک افغانی دوست سے معلوم ہُوا ہے۔ کہ ملک خوست ضلع کرم موضع اریوب مین ایک مشہور زیارت ہے، جس کے متعلق مشہور ہے۔ کہ وہ ذکریا نبی کی قبر ہے خواہ یہ وہ نبی ہون جو مشہور ہین یا اور ہون۔ بہرحال یہ نام اسرائیلیون کا نام ہے اور اس سے یہودیون کے ان ممالک مین آنے کی خبر کی تائید ہوتی ہے۔

گناہ اور اس کا علاج

گناہ درحقیقت ایک ایسی زہر ہے جو اوس وقت پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب انسان خدا کی اطاعت اور اسکی پرجوش محبت اور یاد سے محروم اور بے نصیب ہو۔ جیسے کہ ایک درخت جب زمین سے اکہڑ جاوے اور پانی چوسنے کے قابل نہ رہے تو وہ دن بدن خشک ہونے لگتا ہے اور اوس کی تمام سرسبزی جاتی رہتی ہے یہی حال اس انسان کا ہوتا ہے جس کا دل خدا کی محبت سے اکہڑا ہوا ہوتا ہے پس خشکی کی طرح گناہ اوس پر غلبہ کرتا ہے۔ اس خشکی کا علاج خدا کے قانون قدرت مین تین طور سے ہے۔ (۱) استغفار (۲) توبہ (۳) محبت۔

(۱) استغفار کے معنے ہین دبانے اور ڈہانکنے کی خواہش کیونکہ جب مٹی مین درخت کی جڑ جمی رہے تب تک وہ سرسبزی کا امیدوار ہوتا ہے۔

(۲) توبہ۔ یعنے زندگی کا پانی کہینچنے کے لئے تذلل کے ساتہہ خدا کی طرف پہرنا۔ اور اس سے اپنے تئین نزدیک کرنا اور معصیت کے حجاب سے اعمال صالحہ کے ساتہہ اپنے تئین باہر نکالنا۔ توبہ صرف زبان سے نہین ہے بلکہ توبہ کا کمال اعمال صالحہ کے ساتہہ ہے تمام نیکیان توبہ کی تکمیل کے لئے ہین کیونکہ ان سب سے مطلب یہ ہے کہ ہم خدا سے نزدیک ہو جاوین۔ دعا بہی توبہ ہی ہے کیونکہ اس سے بہی ہم خدا کا قرب ڈہونڈتے ہین۔

(۳) محبت۔ (خدا سے دل لگانا) ایسی ہوتی ہے جیسے کہ باغ مین وہ درخت ہوتا ہے جو باغ کی زمین سے خوب پیوستہ ہوتا ہے یہی انسان کا جنت ہے اور جس طرح درخت زمین کے پانی کو چوستا اور اپنے اندر کہینچتا ہے اور اس سے اپنے زہریلے بخارات باہر نکالتا ہے اسی طرح انسان کے دل کی حالت ہوتی ہے کہ وہ خدا کی محبت کا پانی چوس کر زہریلے مواد کے نکالنے پر قوت پاتا ہے اور بڑی آسانی سے اون مواد کو دفع کرتا ہے اور خدا مین پیوستہ ہوکر نشوونما پاتا جاتا ہے اور

بہت پھیلتا اور خوشنما سرسبزی دکھلاتا ہے اور اچھے پھل لاتا ہے۔ اور جو خدا میں پیوستہ نہیں ہے وہ نشو و نما دینے والے پانی کو چوس نہیں سکتا اس لئے دم بدم خشک ہوتا چلا جاتا ہے آخر پتے بھی گر جاتے ہیں اور خشک اور بدشکل ٹہنیاں رہ جاتی ہیں۔

سو اے میرے بھائیو اے میرے دوستو! خدا سے محبت پیدا کرو۔ اور اس کے احکام کی فرمانبرداری کرو اور اس سے دل لگاؤ اور اس کو راضی کرو۔ اور کہ ہم کیونکر خدا کو راضی کریں اور وہ کیونکر ہمارے ساتھ ہو۔ سو اس کے لئے تقوے کی ضرورت ہے سو اے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں سو تقوے یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچکر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ۔ سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار۔ صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور دلوں کے حلیم۔ سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر ایک شر اور خیر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اگر تمہارا دل شر سے خالی ہوگا تو تمہاری زبان بھی شر سے خالی ہوگی۔ اور ایسا ہی تمہاری آنکھ اور تمہارے سارے اعضاء ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل میں پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہوجاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہردم ٹٹولتے رہو جیسے پان کھانیوالا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑہ کو کاٹ کر باہر پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کو مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت کو ردی پاؤ اوس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہو کہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دے۔

پھر اس کے بعد کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوۃ اور ہمت مانگو۔ کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں۔ تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہونچیں۔ نیز جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہونچا سکتی خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اوس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو خدا بڑی دولت ہے اوس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے طیار ہو جاؤ وہ بڑی مراد ہے اوس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کر دو۔ والسلام خاکسار محمد حسین احمدی
(کاتب اخبار بدر)

الشہادت[1]

مخدومی اخویم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کی شہادت متعلق صدق دعوے مسیح موعود ایک اشتہار کی صورت میں شائع فرمائی ہے جس میں سے کچھ بطور اقتباس اس جگہ درج کیا جاتا ہے جو صاحب پورا اشتہار دیکھنا چاہیں اور تقسیم کیواسطے منگوانا چاہیں وہ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں خط لکھ کر منگوا لیں (ایڈیٹر)

اے میرے پیارے اے میرے عزیز ہموطن بھائیو۔ دیکھو سوز اور غور کی نگاہ سے اس میں تدبر کرو۔ آپ کا ایک نہایت ہی پیارا معزز محترم بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا سچی شہادت دے گیا ہے دیکھو وہ دنیا پرست نہ تھا۔ اور خدا کے سوائے وہ کسی کی دل میں محبت نہ رکھتا تھا یہی وجہ ہے کہ اوس نے کسی کی پرواہ نہ کی اور آپ سب صاحبان کے سامنے علی الاعلان یہ کہہ دیا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ علیہ الصلوۃ والسلام امام وقت مجدد زمان اور مہدی دوران ہیں اور جھوٹے نہیں ہیں اور آپ ہی وہ مہدی ہیں جن کا انتظار تیرہ سو سال (۱۳۰۰) سے کیا جاتا تھا۔ ...

.... آپ پر واجب ہے کہ اس امام کی پاک جماعت میں مل جاویں اور اس مذہبی جنگ میں جو کہ قلم کے ذریعہ دجال کے ساتھ اسلام کو بچانے اور اوس کے نورانی چہرہ کو دنیا میں پھیلانے کے لئے شروع کیا گیا ہے حصہ لیں امام وقت اپنے ہاتھ سے اسکا آغاز کر گئے ہیں اور بہت حد تک فتح کا جھنڈا گاڑ گئے ہیں اور اپنی سنت آپکے لئے ثواب حاصل کرنے کیواسطے چھوڑ گئے ہیں اب آپ کا کام ہے کہ اپنے آپ کو اس ثواب کے حصول کا مستحق بناویں۔ یہ کام ثواب ہو کر رہیگا آپ مایوس نہوں کیونکہ منشائے الٰہی ایسا ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے آگے کوئی بات ناممکن نہیں ہمارا خدا وہی خدا ہے جس نے کہ ایک ریگستان میں سے ایک قوم کو اٹھا کر ساری دنیا میں پھیلا دیا آپ اپنی نیتوں کو بلند کریں اور دین کی خدمت کے لئے کمر ہمت باندھیں اور اصل فلاح اور کامیابی کی راہ پر چلیں تاکہ کامیاب ہوجاویں۔ نیز چند لفظ آپ کی خیر خواہی اور ہمدردی کے لئے عرض کئے ہیں دعا ہے کہ خدا سعید دلوں کو اون سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے آمین۔ آخر میں خواجہ صاحب کی اس شہادت کو ان کے اپنے الفاظ میں ارشادات فریدی حصہ سوم سے لیکر درج کرتا ہوں تاکہ آپ صاحبان اسمیں ایک خداترس اور انصاف پسند دل لیکر غور کریں اور فائدہ اٹھاویں۔ فرمودند کہ مرزا صاحب مرد نیک وصالح است و نزد من کتابے از ملہمات خود فرستادہ است۔ کمال او از ان کتاب ظاہر است اندریں اثنا بعضے از علمائے ظاہر کہ حاضر خدمت حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ نشستہ بود نسبت مرزا صاحب زبان طعن کشادہ رد و انکار کرد۔ حضور ابقاہ اللہ تعالیٰ در جوابش فرمودند نے نے مرد صادق است مفتری و کاذب نیست این معاملہ جلی و خود ثبت او نیست فرمودند کہ ہمہ اوقات مرزا صاحب بعبادت خدا عزوجل بگذرد یا نماز میخواند یا تلاوت قرآن شریف میکند یا دیگر شغل اشغال ہے ساند و بر حمایت اسلام و دین چنان کمر ہمت بستہ کہ ملکہ زمان لندن را نیز دعوت دین محمدی کردہ است و بادشاہ روس و فرانس وغیرہما راہم دعوت اسلام نمودہ است و ہمہ سعی و کوشش او ہمین است کہ عقیدہ تثلیث و صلیب را کہ سراسر کفر است بگذارند و توحید خداتعالیٰ بگروند و علمائے وقت را بہ بینید کہ دیگر گروہ مذاہب باطلہ را گذاشتہ صرف در پے این چنین نیک مرد کہ از اہل سنت و جماعت است و بر صراط مستقیم است و راہ ہدایت مینماید افتادہ اند و بروے حکم تکفیر میسازند کلام عربی او بہ بینید کہ از طاقت بشریہ خارج است و تمام کلام او مملو از معارف و حقائق و ہدایت است و از عقائد اہل سنت و جماعت ضروریات دین ہرگز منکر نیست۔

فرمودند کہ مرزا صاحب بر مہدویت خود بسیار علامات بیان کردہ مگر از آن میان دو علامات کہ در کتاب خود درج ساختہ بیان نمودہ است برتر و بہتر و بغایت بر دعوے مہدویت او گواہ اند۔ یکے این کہ گفتہ کہ در حدیث شریف آمدہ است کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی من قریۃ یقال لہا کدعہ الخ۔ فرمودند نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیرون آمدن مہدی از دہے کہ گفتہ شدہ او را کدعہ در اصل معرب کادیان است۔ دوم این است کہ او میگوید کہ دارقطنی این حدیث از امام محمد باقر رضی اللہ عنہ روایت کردہ است کہ ان لمہدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ۔ ہرگاہ خسوف قمر و کسوف شمس تاریخ ششم از ماہ اپریل ۱۸۹۴ء واقع شد پس مرزا صاحب بر اتمام حجت خود در اطراف واکناف عالم اشتہارات این معنی ارسال کرد کہ این پیشگوئی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم برائے ظہور مہدی موعود فرمودہ بودند اکنون تمام شدہ است بر ہمہ واجب کہ بمہدیت من اعتراف کنید۔ حضور فرمودند کہ بیشک معنی حدیث شریف این چنین است کہ مرزا صاحب بیان کردہ۔

ڈاکٹر سید محمد حسین ایل ایم ایس لاہور۔

[1] حضرت خواجہ غلام فرید صاحب مرحوم و مغفور نواب صاحب بہاولپور کے مرشد تھے اور ابھی چار سال کا عرصہ ہوا کہ آپنے وصال فرمایا آپ ولی اللہ تھے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھنے والے تھے ساری ریاست بہاولپور آپ کی مرید ہے

ریویو

اطباق الثروہ فی حل ابیات البردہ

دنیا مین انسان کسی انسان کی تعریف کرنے بیٹھے تو پھر اس انسان کی کرے جو فخر بنی آدم ہو جسکی تعریف انسان کو مبالغہ اور کذب مین گرفتار نہین کراتی کیا ہی پیارے ہوتے ہین وہ اشعار جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین کوئی کہتا ہے انہیں مین سے قصیدہ بُردہ ہے۔ جو ایک عاشق کا کلام ہے مگر وہ عربی زبان مین ہے۔ اُردو خوان پبلک کے فہم کے نزدیک کرنے کے واسطے اس کی شرح جناب محمد عبد المالک صاحب شیر مال بہاولپور نے لکھی ہے۔ الفاظ کے معانی۔ ترجمہ۔ تشریح کے بیان کا التزام ہر شعر کے ساتھہ کیا گیا ہے خدا تعالیٰ مترجم کو جزائے خیر دے۔ قیمت فی نسخہ ۱۲؍ اور مؤلف سے ملسکتی ہے

گوہر عالم جنتری سنہ ۱۹۰۹ء

جو پنڈت الیشروت صاحب جوتشی لاہور نے بقیمت ۲؍ شائع کی ہے اس مین تمام ضروری اُمور نہائت محنت اور صحت کے ساتھہ لکھے گئے معلوم ہوتے ہین۔

بڑی جنتری سنہ ۱۹۰۹ء

نامی پریس کی بڑی جنتری برائے سنہ ۱۹۰۹ء اپنی مشہور و معروف آب و تاب کے ساتھہ چھپ کر شائع ہو گئی ہے اس مین علاوہ ان مفید معلومات کے جو اس مین ہمیشہ درج ہوا کرتے ہین۔ امسال اعلان شاہی۔ ہمارے فرائض۔ واقعات عالم متعلق بہ تاریخ اسلام امن۔ چار شخصون کے حالات اور تصاویر جن سے جنتری مین ترقی ہوئی۔ تاریخ افغانستان انسانی پرواز کی نئی ایجادین درج ہین۔ قیمت جنتری وطلاء مینا کار درجہ اول عہ؍ کاغذ چکنا درجہ دوم ۸؍ ملنے کا پتہ۔ محمد رحمت اللہ رعد پروپرائیٹر نامی پریس کان پور

ایک دوست کو خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

پیارے بھائی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا خط ۸؍ ۱۲ بے تاریخ ملا۔ آپ میرا شکریہ ادا کرتے ہین کہ مین نے آپکے معاملہ مین حضرت سے بہت دعا کرائی۔ اس شکریہ کی آپ کو کیون ضرورت پڑی ہے کیا آپکا دل بوجھہ گیا تھا کہ آپکا خط مجھے ایسے وقت مین ملیگا۔ جب کہ مین کبھی یہ لکھنے کے قابل نہ رہون گا۔ کہ آپکے واسطے حضرت مسیح موعود سے دعا کرائی گئی۔

آہ! پیارے نادر۔ آن قدح بشکست ولیکن آن ساقی نماند تیران سو سال[۱۳۰۰] کے بعد خدا کا ایک نبی دنیا مین آیا۔ ہان آیا اور چلا بھی گیا۔ پردنیا کے بندون نے اس کو نہ پہچانا اور نہ قبول کیا ہان خدا نے اسے قبول کیا اور اپنا طاقتور ہاتھہ اس کی تائید مین دکھایا۔ ہمارا امام علیہ الصلوٰۃ والسلام اس جہان سے چلا گیا۔ لیکن اتنی بڑی کامیابی کے ساتھہ کہ جسکی نظیر پہلے انبیاء مین دکھائی نہیں دیتی۔ نئے زمانہ مین جبکہ تمام قومون کا عقیدہ تھا کہ اب کوئی نبی دنیا مین نہین آسکتا اوس نے اپنے آپ کو نبی منوایا۔ اور چار لاکھہ سے منوایا جو چار لاکھہ چار کروڑ بلکہ چار ارب تک عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ پہونچین گے۔ تمام کاروبار بدستور جاری ہے۔ اسی طرح سب کچھہ ہو گا اِس بات کا غم نہین کہ سلسلہ کا کیا حال ہے کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے اور وہی اس کا محافظ ہے ہان غم ہے تو اس بات کا کہ وہ مقدس وجود اب ہماری آنکھون سے اوجھل ہو گیا اسکی آنکھون مین کیا جادو تھا۔ کہ اس کی جدائی کا صدمہ ہم پر ایسا بھاری ہوا کہ دنیا مین کسی نے اپنے عزیز سے عزیز رشتہ دار کی جدائی پر ایسا غم نہ دیکھا ہو گا۔ استغفار بہت کیا کریں کہ یہ بڑا ہتھیار ہے۔

خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ

سلسلہ حقّہ کے نئے ممبر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر آپکی زندگی مین خود حاضر ہو کر یا بذریعہ تحریر کے بیعت کی تھی ان کے نام سب کے تو نہین مگر حتے الوسع اخبار بدر مین چھپا کرتے تھے۔ اور اب اس سلسلہ کو بند کر کے اون لوگون کے نام اخبار مین چھپنے شروع ہوتے ہین جن کو حضرت مرحوم و مغفور کے وصال کے بعد آپ پر ایمان حاصل ہوا ہے اور اب آپکے خلیفہ حضرت امیر المومنین نور الدین صاحب کے ہاتھہ پر بیعت کر رہے ہین لیکن چند نام مجھے پرانے کاغذات سے ملے ہین جو کہ مجھے یاد نہین پڑتا کہ درج اخبار ہوئے ہون اس واسطے ان کے نام سابقین کی سرخی مین لکھہ کر بعد مین پھر نئے مریدین کے نام جدید کی سرخی کے نیچے درج کئے جاتے ہین۔ ایڈیٹر

سابقین

ملک گل نواز صاحب نمبردار ساکن بھیرہ ضلع شاہ پور
میان بدر الدین صاحب ولد چوہڑ ترکھان۔ ساکن بھیرہ ضلع شاہ پور
مسماۃ کرم بی بی زوجہ میان بدر الدین صاحب ساکن بھیرہ ضلع شاہ پور
میان محمد دین صاحب 〃 〃
مسماۃ طالع بی بی زوجہ محمد دین صاحب ساکن بھیرہ ضلع شاہ پور
میان دین محمد صاحب ولد میان بدر الدین صاحب بھیرہ۔ شاہ پور
میان محمد علی صاحب 〃 〃
میان عبد الحق صاحب 〃 〃
جنت بی بی بنت میان بدر الدین صاحب
سید الیاس شاہ صاحب ساکن ڈیرہ اسمٰعیل خان
میان محمد رمضان صاحب ہنسہ گجرات
میان عبد الرحمان صاحب نو شہرہ
اللہ بخش صاحب جہٹ۔ لودیانہ
غلام محمد صاحب ٹھیکیدار ٹھٹھہ کوٹ مومن ضلع شاہ پور
میان فضل احمد صاحب چھچھووال
میان علم الدین صاحب 〃 〃
غلام محمد صاحب پھلور 〃
اہلیہ عالمگیر صاحب اسمٰعیلیہ ضلع پشاور
میان رحیم بخش صاحب امین آباد
میان اللہ دتا صاحب۔ کھیوہ سیالکوٹ
نیک محمد صاحب نمبردار موضع ناجل تحصیل گوہانہ
فقیر محمد صاحب 〃 〃 〃
دختر 〃 〃 〃 〃 〃 〃
محمد جوان صاحب 〃 〃 〃
عبد العزیز صاحب بھینی شرقپور لاہور
محمد عظیم صاحب 〃 〃 〃 〃
میان عبد اللہ صاحب 〃 〃 〃
میان عبد الحق صاحب 〃 〃
میان اسماعیل صاحب 〃 〃
رحمت اللہ صاحب 〃 〃
فرید۔ غلام محمد صاحب 〃 〃 〃
عبد الحکیم۔ محمد شریف صاحب 〃 〃 〃
حاجی ملا خدائی نظر علاقہ خوست افغانستان
میان عبد الحلیم صاحب 〃 〃 〃
میان عبد الکریم صاحب 〃 〃
میان جلال الدین صاحب 〃 〃 〃
بل قصہ 〃 〃 〃
رحیما 〃 〃 〃
سید اصغر صاحب 〃 〃
میان عبد القیوم صاحب 〃 〃 〃
عبد اللہ جان صاحب 〃 〃
میان عبد الحمید صاحب 〃 〃
میان عبد العزیز صاحب 〃 〃
نجبت بیگم 〃 〃 〃
عابدہ 〃 〃 〃
ذو القعدہ 〃 〃 〃
حضرت بیگم 〃 〃 〃
مولوی محمد صاحب 〃 〃 〃 〃
محمود صاحب 〃 〃 〃 〃
محمد رحیم صاحب 〃 〃 〃
میان شیر حسن صاحب 〃 〃 〃
سیدہ بانو 〃 〃 〃
سید کبیر صاحب 〃 〃 〃
سید حکیم صاحب 〃 〃 〃
ملا سلطان صاحب 〃 〃 〃
سید حنان صاحب 〃 〃 〃
فضل حنان صاحب 〃 〃
بی بی فاطمہ 〃 〃 〃
ملا گل محمد صاحب ساکن ازاد رخت 〃 〃
ملا شیر محمد صاحب ساکن زرمت 〃 〃
میان یار محمد صاحب 〃 〃 〃
بی بی خانم صاحبہ 〃 〃 〃
مسماۃ ستر بی بی 〃 〃 〃
مسماۃ جمال بی بی 〃 〃 〃
میان سردار خان صاحب رو المیال جہلم
میر سعادت علی صاحب حیدر آباد دوکن
غلام حسن صاحب 〃 〃
نور حسن خان صاحب ہنسہ ضلع گجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مختصر رپورٹ جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۰۸ء

۲۶ - دسمبر ۱۹۰۸ء

آمد مہمانان چونکہ اکثر احباب ۲۵ - دسمبر کی شام تک وارد دارالامان ہو چکے تھے اسلئے کارروائی بجائے ظہر کے صبح دس بجے سے شروع کر دی گئی۔ ٹھیک وقت پر بلکہ اس سے کچھ پہلے (اور یہ لوگون کے بڑھے ہوئے شوق کا ایک بین ثبوت ہے) جناب میرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور کھڑے ہوئے۔ آپ کا مضمون تھا۔ ہم کس طرح ترقی کر سکتے ہین۔ آپنے مفصلہ ذیل باتون کی طرف توجہ دلائی (۱) ہمارے جمع ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ حضرت صاحب کے اغراض کو پورا کرین (۲) ترقی کرنے کا سوال بہت مشکل ہے مگر قرآن کریم اور اسوہ حسنہ رسول علیہ السلام اور کتب مسیح موعود سے اس پر بہت کچھ روشنی پڑتی ہے (۳) دوسری اقوام کے لئے تو صرف دنیا ہے مگر ہمین دین و دنیا دونون کی ضرورت ہے کیونکہ جن کی کوشش محض دنیا کے لئے وقف ہے۔ ان سے آسمانی روح ایسی نکل گئی ہے جیسے کبوتر۔ (۴) تم راستباز اس وقت ہو گے جب کہ ہر مشکل کے وقت تدبیر سے پہلے دروازہ بند کر کے دعا کرو۔ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کڑیان ضرور گر جاتی ہین پس اسباب جو کڑیون کی مانند ہین ان سے پہلے شہتیر کا فکر کرو۔ (۵) سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے۔ ہمارے ہر کام مین اللہ تعالیٰ مد نظر ہو۔ اور سب کام خدا کے لئے ہون کیونکہ ایک مومن کی دنیا بھی دین ہو جاتی ہے (۶) صحابہ کرام سے ہمین خاص مناسبت ہے ہم ان کے انعامات کے کامل طور پر اسی صورت مین وارث ہو سکتے ہین جب ان کے نمونہ پر چلین اور ہمارے لئے ان کا نمونہ آسان ہے کیونکہ اشاعت اسلام کے لئے ہمارے سامنے گورنمنٹ کی وجہ سے وہ روکین نہین جو ان کے لئے تھین صحابہ کرام بھی دنیا کے کام کرتے تھے مگر ان کی دنیا دین کے حکم مین تھی ہم سے بھی عہد لیا جا چکا ہے ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقاناً۔ یہ فرقان جب حاصل ہو گا کہ ہم تقوے کرین۔

دوسرا ضروری امر یہ ہے۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری اتباع کرین ہمین چاہیئے کہ ان کے سوانح و نیز سنن سے پوری آگاہی حاصل کرین۔ (۲) قرآن ہماری زندگی ہے۔ جو قرآن کی عزت کرین گے۔ وہ آسمان پر عزت پائین گے۔

نجات یافتہ وہی ہے جو خدا پر یقین رکھتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا شفیع یقین کرتا ہے۔ تیسرا امر یہ ہے کہ مسیح موعود پر لائے جس کی تعلیم سے ہمین خدا کی ہستی کا ثبوت ملا۔ ان کے اعلیٰ نمونہ سے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اور مسیح کے اتباع سے ہم نے فرداً فرداً خاص فائدہ حاصل کیا۔

چوتھی بات یہ ہے کہ ہمیشہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اس کے قوانین و ضوابط کی پابندی ضروری ہے۔ حضرت کا بڑا مقصد اشاعت اسلام تھا۔ چاہیئے کہ ہم مین سے ہر ایک سلسلہ کی اشاعت کے لئے وقف کرے۔ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ۔ پس یہ اموال تو تمہاری آزمائش کے لئے ہین ورنہ خدا کے کام تو جب ہونے تھے ہو ہی جائین گے۔ ؎

قضا را آسمان ست این بہر حالت شود پیدا۔

ہر ایک آفیسر ایک خاص ڈیوٹی کے لئے بھیجا جاتا ہے اگر وہ اس ڈیوٹی کو پورا کرے تو قابل قدر ہے ورنہ واپس بلایا جاتا ہے پس اگر ہم اپنے فرائض کو پورا نہ کرین گے تو خدا تعالیٰ ایک اور قوم بھیجدے گا۔ جو بخوبی کام کرے گی مگر یہ دن ماتم کا دن ہوگا (۳) تم دین کے لئے اس قدر ہمت سے کام کرو۔ کہ ولا تموتن الا و انتم مسلمون کے مصداق بن جاؤ (۴) وفات مسیح ایک وقتی بات تھی صرف اسی پر زور نہ دینا چاہیئے اصل منصب تو آپ کا یکسر الصلیب اور لیظہرہ علی الدین کلہ تھا۔ اور یہ تلوار کے جہاد سے نہین بلکہ قلمی جہاد کا وقت ہے اس سے چاہیئے کہ ہم اسلام کی خوبیان بیان کرین چنانچہ مسیح موعود نے اس سلسلہ مین ریویو آف ریلیجنز کو قائم کیا۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نہایت خوبی سے اس کو ایڈیٹ کرتے رہتے ہین مگر مسیح موعود سے شدید القویٰ نہین جو خدا سے تسلی پا کر اپنی نسبت فرماتے ہین۔ ؎

من رخت بردہ ام بعمارات یار خویش

من ہر زمان زنافہ یادش معطرم

اس لئے ضروری ہے کہ دوسرے نوجوان ان کا ہاتھ بٹائین جو تحریری مدد نہین کر سکتے وہ مالی امداد دین۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ ہم اپنے اعمال کو درست کرین۔ کیونکہ جو بچے ہین وہ لامحالہ ہمارا نمونہ اختیار کرین گے۔ پس آئندہ قوم کی بہتری و ترقی کا مدار زیادہ تر ہمارے ذاتی نمونہ پر ہے پھر چاہیئے کہ اپنے بچون کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان مین بھجوائین۔ کیونکہ دینی تعلیم کی خصوصیت [illegible] اسی سے وابستہ ہے۔

تیسری تجویز یہ ہے کہ لنگر خانہ کی طرف ہم توجہ کرین۔ جسمین بیوہ عورتون۔ مسکینون۔ ضعیفون اور آنیوالے مہمانون اور قرآن و حدیث پڑھنے والون اور صحبت خلیفۃ المسیح سے مستفیض ہونے والے لوگون اور خط و کتابت اور تصنیف کے اخراجات وغیرہ شامل ہین۔

چوتھی تجویز ایسے واعظین کا بہم پہنچانا ہے جو قرآن و حدیث بخوبی جانتے ہین

پانچوین تجویز یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے رسالے مفت شائع کئے جاوین عیسائیون کی طرف دیکھو۔ کہ وہ ہر ہفتے کس قدر ٹریکٹ شائع کرواتے ہین۔ اسی سلسلہ مین قرآن مجید کا مختلف زبانون مین ترجمہ کرنا ہے چنانچہ تجویز کی گئی ہے کہ قرآن مجید کا مستند ترجمہ انگریزی مین شائع کیا جاوے۔

ان تمام تجاویز پر کاربند رہنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور سست بالکل نہ بنو۔ کیونکہ مسیح موعود نے فرمایا۔ کہ سست میری جماعت سے نہین اور خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین صحابہ کرام کا نمونہ اختیار کرو۔ ایک گھنٹہ مین یہ لکچر ختم ہو گیا اور ان کے بعد جناب میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کھڑے ہوئے۔

نظم میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی

آپنے پہلے ایک نظم پڑھی۔ جب آپ اس بند پر پہونچے تو حاضرین اجلاس کے بے اختیار آنسو نکل آئے

فرقت یہان کسی کی گوارا نہین ہمین
پر کیا کرین کہ حکم سے چارہ نہین ہمین
جس کا کلام دین کے یہ خادم بنا گیا
ہم دیکھتے ہین اس کا نظارہ نہین ہمین

اس کے بعد آپنے اپنا لکھا ہوا لکچر پڑھا اور مفصلہ ذیل باتون کو بیان کیا۔

(۱) انسان کی سعادت اسی مین ہے۔ کہ اپنی سب طاقتون کو خدا کے سپرد کر دے۔ فرمانبرداری بڑی اچھی چیز ہے اسی کا نام اسلام ہے اور یہی توحید۔ وہ راہ جس سے انسان اور خدا کا معاملہ درست ہوتا ہے وہ اسلام ہی ہے اس کے بعد آپنے بلیٰ من اسلم وجہہ للہ اور یا ایہا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم اور قولوا اٰمنا باللہ اور افمن شرح صدرہ للاسلام آیات پڑھ کر ان کی تشریح فرمائی

(۲) اسلام اور پیروی رسول انام ہی وہ طریق ہے جس سے خدا کے عاشقون کی مراد حاصل ہوتی ہے

(۳) اس کے بعد آپنے جلسہ کی اس قدر رونق کی طرف توجہ دلائی

جو ہزاروں کی تعداد میں تھی اور اون کا زمین پر اس قدر بے تکلفی سے چپ چاپ بیٹھے ہونا یہ سب مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت ہے۔

(۵) وہ زمانہ گذر گیا ہے کہ مسیح موعود کے سایہ میں بے فکری سے گذارتے تھے۔ اب تو ہر ایک کا جوا اس کے سر پر ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ صدر اعلےٰ کی کارروائیوں کو عملی رنگ میں امداد دیں۔ اور اون کی ہدایات کی پیروی کریں۔ میرا یقین ہے کہ قدرت ثانیہ کا نزول ان افعال پر موقوف ہے جو ہم صدر اعلیٰ کی ماتحت بجالائیں گے۔

(۶) ہمارا سب سے پہلا فرض تہذیب النفس ہے ہماری تہذیب وہ سنگین تہذیب نہیں جسے نہ خدا کا حکم بدل سکتا ہے۔ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد۔ بلکہ ہماری تہذیب وہ چاہیئے۔ جو رسول اکرم صحابہ کرام اور مسیح موعود کے طرز عمل سے معلوم ہوتی ہے۔ اے احمدی قوم تو تزکیہ نفوس کے مقام پر کھڑی ہو جا۔ اور یہی تہذیب نفس ہی ایک ایسی تیز تلوار ہے جو سر سے پاؤں تک دشمن کو فنا کر دے گی پس تم تہذیب نفس کی طرف توجہ کرو۔ اسی ذریعہ سے ترقی حاصل ہوگی۔ ایک گھنٹہ میں یہ تقریر ختم ہوئی۔ اس کے بعد میر قاسم علی صاحب دہلوی نے ایک نظم پڑھی۔ جس کے آخری اشعار اس مرثیہ کے تھے۔ جو مولانا جامی نے جناب رسالتمآب کی شان میں لکھے تھے۔ ؎

زمہجوری برآمد جان عالم - ترحم یا نبی اللہ ترحم

اس کے بعد جناب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے ۱۱ بجے اپنی تقریر شروع کی۔

تقریر ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب

آپ حاضرین کے نظارہ سے متاثر ہو کر بے اختیار پرجوش لہجہ میں بول اٹھے ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولےٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

اس کے بعد آپ نے اپنا لکھا ہوا لیکچر پڑھنا شروع کیا۔

(۱) آخرین منہم لما یلحقوا بہم۔ مسیح موعود کی جماعت کو کہا جاتا ہے مگر جب ہم صحابہ کرام کے حالات کو پڑھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کس طرح ریگستانی بیابان ان کے لئے گلستان اور عرب کی جھلس دینے والی لو اور گرم ہوا ان کے لئے برف اور سوڈا واٹر کا کام دے گیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایسے [illegible] دل اون کی طرف متوجہ ہوئے ان کو ہر وقت دین کی اشاعت کی دھن لگی رہتی۔ لوگ انہیں مجنون کہتے سب پروہ اپنا کام کر گئے۔ اسی طرح ہم میں سے مولوی صاحب کی ہجرت قابل ذکر ہے یہ ایک دنیا دار کی نظر میں ہی سفید ثابت ہوئی

پھر مولوی عبد اللطیف صاحب نے کیا نیک نمونہ دکھایا

پھر مولوی عبد الکریم صاحب جنہوں نے قوم کا لیڈر خطاب پایا۔ ان اصحاب کے سوانح سے پایا جاتا ہے کہ وہ صحابہ کے رنگ میں رنگین تھے مگر دو چار سے کیا ہو سکتا ہے کیا معدودے چند ساری دنیا میں اسلام کو پھیلا سکتے ہیں۔ اور کیا اون کے عمل سے ہماری نجات پر کچھ اثر پڑ سکتا ہے۔ اگر ہم صحابہ کرام کا نمونہ اختیار نہ کریں گے تو خدا کا یہ ارادہ کسی اور قوم کے ذریعے ظاہر ہوگا یہ کام بہت بھاری ہے اس کے لئے صحابہ کی طرح مرنے کی ضرورت نہیں بلکہ زندہ رہکر جان دینے کی ضرورت ہے

منفصلہ ذیل تجاویز پیش کرتا ہوں جو صدر انجمن احمدیہ نے پاس کی ہیں ہم سب کا فرض ہونا چاہیئے کہ اپنے افعال واقوال میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے ارشادات کا پورا خیال رکھیں اور لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کریں جیسا کہ کسی خاص دوست سے ہوتے ہیں دعائیں کرتے ہیں سب کی بھی خیر خواہی کریں۔

دوم۔ ہم میں سے ہر ایک حصے میں اللہ اور اس کے رسول کے کلام کی اشاعت کی دھن ہمیں لگی رہے ایک وقت دن میں ضرور رکھیں جس میں کسی دوست کو سمجھائیں۔ اس طرح ایک بے تنخواہ گروہ مبلغین کا ہم کھڑا کر سکتے ہیں۔

سوم۔ بعض ایسے اصحاب نکلیں جو واعظ بننے کی قابلیت رکھیں اور فارغ البال دنیا میں اپنا گذارہ کر سکیں۔

چہارم۔ اشتہاروں اور اخباروں کے ذریعے ہر ایک اعتراض کا جواب دیں جو کسی اخبار یا رسالے میں ہمارے خلاف شائع ہو۔

پنجم۔ اس تبلیغ اور اشاعت اسلام کو جاری رکھنے کے لئے ایک ایسی جماعت تیار کریں جو اس موجودہ جماعت کے گذرنے کے بعد کام کرنے کے قابل ہو سکے ایک سکول و کالج کھولا جائے۔ جس میں بچوں کی تربیت.. رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو۔ عربی بول چال کی عادت ڈالی جائے اور دنیاوی رنگ میں بھی علوم وفنون کے حصول کے لئے سامان بہم پہنچائے جاویں۔ اس کے لئے ضرورت ہے روپے کی۔ بچوں کے یہاں بھجوانے کی۔

ششم۔ معلمین کی قربانی۔

اس پر پہلے اجلاس کا خاتمہ ہوا

تقریر حضرت مولوی نور الدین صاحب

دوسرا اجلاس۔ پونے دو بجے شروع ہوا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ یہ تقریر انشاء اللہ مکمل کسی آئندہ پرچہ میں شائع ہوگی۔ اس تقریر میں مولانا نے اپنی مذہبی زندگی کی ایک تاریخ سنائی اور بتایا کہ کس طرح لا الہ الا اللہ سے میری تعلیم شروع ہوئی اور پھر کیونکر میں نے ترقی کی آپ نے دعا۔ عقد ہمت قرآن۔ اجتماع اور اس کے برکات کی طرف توجہ دلائی۔ اور آخیر میں قرآن کریم سے آیت ان اللہ اشتری من المومنین پر وعظ کیا اور اس کے ضمن ایمان اور اس کے ستر شعبوں کو قرآن وحدیث سے لکھوایا۔ یہ تقریر لمبی تھی اس لئے میاں محمود احمد صاحب کا وقت بھی اسی پر خرچ ہوگیا۔ رات کو کانفرنس انجمنہائے احمدیہ ہوئی۔ اس میں ظاہر کیا گیا کہ اب سال اکتوبر میں ختم ہوا کریگا تاکہ بجٹ کا جلسہ سے پہلے فیصلہ ہو سکے۔

تفسیر القرآن جو ریویو کے ساتھ چھپتی ہے اس کے جاری رہنے یا بند کرنے کے متعلق بحث ہوئی آخر کار سب کی رائے سے ثابت پایا کہ ضرور جاری رہے اور اس کو جلد اور زیادہ حجم میں شائع کرنے کے متعلق انجمن منتظمہ تجاویز سوچیگی۔ پھر شاخ دینیات کے متعلق بحث ہوئی۔ اس کے متعلق بھی تجاویز زیر غور ہیں۔

دوسرے روز ۱۱½ بجے کے قریب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر ریویو نے صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ سنائی۔ فرمایا کہ یہ رپورٹ اس لئے سناتا ہوں کہ جو کچھ نقصانات ہیں ان کو دور کرنے کے لئے کوشش کی جائے سلسلہ زنجیر کی کڑیوں کی مانند ہے۔ اگر ایک کڑی بھی کمزور ہوگی۔ تو دوسری کڑی کی مضبوطی بھی کسی کام نہیں آسکتی۔ مفصلات کی انجمنوں میں سے سب سے زیادہ امداد سیالکوٹ کی بیان کی گئی۔ اس کے بعد لاہور جہاں کی جماعت نے اس سال اور بھی کئی قسم کے اخراجات برداشت کئے ہیں میرے خیال میں اور جماعتیں بھی بہت مدد کرتی ہیں۔ صرف انتظام کی باقاعدگی اور بے قاعدگی کا فرق ہے۔ ایڈیٹر۔

یکم اکتوبر ۱۹۰۷ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۰۸ء تک علاوہ لنگر خانہ ۸۴۸۹۴ روپیہ ۱۲؍۳ پائی آمد ہوئی۔ جس میں سے خرچ

کی میزان ۳۷۸۵۵ روپیہ ہے۔

..۳۰ کے قریب رسالہ ولائت جاتا ہے مگر وہاں کے علمی ذوق و وسعت مطالعہ کے لحاظ سے یہ تعداد بہت ہی کم ہے۔

پچھلے سال مدرسہ میں ۲۳۰ طلباء تھے اس سال ۱۹۰ رہ گئے بورڈنگ ہوس میں ہی قریباً نصف طالب علم باقی ہیں اور یہ کمی مدرسہ کے نتائج کی نہیں کیونکہ پچھلے سال ۵ اور اس ۹/۱۲ پاس ہوئے۔ تعمیر پر ۷ ہزار خرچ ہوا۔ کچھ دقتیں پیش آنے کی وجہ سے بھٹے کے کام میں دیر ہو گئی۔ ایک قلمی تحریر حضرت اقدس کی پڑھی گئی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ میرے بعد صدر انجمن احمدیہ کا ہر ایک فیصلہ قطعی ہو گا۔

تقریر خواجہ کمال الدین صاحب

جناب خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ نے ۱۲ بجے تقریر شروع فرمائی۔ ۲۲۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کے قریب حضرت مسیح موعود کو وحی ہوئی۔ کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس پر آپ نے فوراً ایک وصیت شائع فرمائی اور پھر آپ نے قریباً ہر طرح کام سے اپنے تئیں الگ کر لیا اور سب کام صدر انجمن احمدیہ کے سپرد فرما دیا۔ گویا آپ ہر وقت داعی اجل کو لبیک کہنے کے لئے تیار رہتے اور پھر خدا نے بعض [illegible] ثابت کرنے کے لئے آپ کو [illegible] اڑھائی سال زندہ رکھا اور اس طرح پر انہوں نے وہ کام جو زندگی کے بعد ہونا تھا اپنی زندگی میں دیکھ لیا۔ سنہ ۱۸۸۲ء سے سنہ ۱۹۰۰ء تک آپ نے محض اپنی ذاتی محنت سے خدا کے فضل کے ساتھ ایک فصل تیار کیا۔ مگر جب اوس کے پکنے اور پھل کھانے کا وقت آیا تو پھر نہ اپنی اولاد کو دیا نہ رشتہ داروں کو بلکہ ایک اور شخص کو جو باہر سے آیا میرے لئے اس سے بڑھ کر آپ کی صداقت کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو فتح کیا۔ مگر آخر اپنی اولاد پر صدقات کو حرام کر دیا۔ یہ بے نفس بے غرض نمونہ صرف میرزا غلام احمد علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات میں دیکھا گیا۔

سر سید مرحوم ایک انجمن کے لائف سکرٹری بنے پھر اپنے بعد اپنے بیٹے کو یہ عہدہ دلانے پر مصر رہے۔ اور ایک سب جج نے انہیں کہا کہ چل میرے ساتھ فرانس میں ڈوئل لڑ۔

خیر اب یہ امام اس انجمن کو اپنا جانشین کر گیا ہے۔ میرے دوست میاں معراج الدین صاحب بٹالہ سے آ رہے تھے تو ذکر ہوا کہ کس قدر بھیڑ ہے۔ سڑک پر رستہ چلنا دشوار ہے

میاں صاحب نے کہا ابھی سے کیوں گھبراتے ہو ایک وقت آتا ہے۔ کہ یکہ کا ایک سرا بٹالہ ہو گا اور دوسرا قادیان مگر یکہ والے نے کہا۔ مرزا تو تازہ مرا ہے اسکی فاتحہ خوانی کو آئے ہیں۔ میرے دوستو! اس یکہ والے نے کیا کہا۔ کیا تم قبر پرستی کے لئے جمع ہوئے ہو۔ میں آپ کے چہروں سے پڑھتا ہوں کہ ہرگز نہیں۔

میں یہ کہنے سے رک نہیں سکتا۔ کہ مضافات کی انجمنیں اپنے کام کو ٹھیک نہیں کرتیں۔ جب میں چندہ کی تحریک کے لئے بعض مقامات میں گیا۔ تو دیکھا نہ کوئی رجسٹر نہ باقاعدہ کمیٹی۔ یہ یاد رہے کہ صدر انجمن احمدیہ سے مراد کوئی خاص افراد نہیں بلکہ تمام افراد جماعت احمدیہ اس میں شامل ہیں۔ اعضاء کے اختلاف کی ایک کہانی یاد آگئی۔ جب ہر ایک عضو نے کہا کہ ہم کیوں خواہ مخواہ کام کرتے ہیں۔ فائدہ تو دل کو پہنچتا ہے آخر سب نے کام چھوڑ دیا اور پھر جب سب میں ضعف آیا تو معلوم ہوا۔ کہ ہماری اپنی ہی غلطی تھی۔ پس اسی طرح تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے تئیں تمام کاموں کا ذمہ وار سمجھے۔

انجمن معتمدین کے متعلق دو کام ہیں ایک تو چلتے ہوؤں کو چلانا اور ایک نئے کام شروع کرنا۔ اور یہ سب کچھ منحصر ہے قوم کی امداد پر۔

باہر کی دیہات میں انجمنیں قائم کرنا چاہئیں اور اگر ہر ہفتے میں کم از کم دو گھنٹے ہی جمع ہوں۔ تو قوم کی بہتری و بہبودی کے لئے بہت کچھ کام ہو سکتا ہے۔

پھر میگزین کی اشاعت میں کوشش چاہیئے جس کا وجود ایک الہام کی بناء پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اس کی امداد کرنے والا قیامت کے دن میرے ساتھ ہو گا۔

پھر مدرسہ ہے اس میں ضرورت ہے نہ صرف مالی چندہ کی بلکہ اپنے لخت جگروں اور اون کی صحبت کی۔ قربانی کی۔ بچپن کا اثر جو ہے وہ دیر تک قائم رہتا ہے بعض ہندو عورتیں [illegible] میں گرفتار ہوئیں تو انہوں نے قرآن شریف پڑھنا شروع کیا۔ آخر تحقیق سے ثابت ہوا کہ ان کے پاس کسی مولوی کا گھر تھا۔ اس سے صحبت کے اثر کا ثبوت ملتا ہے۔

پس ضرور ہے کہ یہاں کی نیک صحبت سے اپنی بچوں کو مستفیض ہونے کا موقعہ دیا جاوے۔

دو تحریکیں ہیں۔ ایک پچیس روپے والی اور دوسری امانت میگزین۔ مال کی حفاظت کے لئے ہر ایک شخص بنک میں جمع کرانے کا شائق ہے پس اپنا روپیہ آسمانی بنک میں جمع کراؤ۔ کہ وہاں سے دگنا چوگنا پاؤ۔

دوم۔ شادی و مرگ کے اخراجات کو کم کرو۔ اور بجائے اس طرح فضول دولت ضائع کرنے کے کسی نیک مصرف میں لگاؤ۔ اس کے بعد چندہ شروع ہوا

(بعد از نماز ظہر و عصر)

تقریر مفتی محمد صادق صاحب

آپ نے بیان کیا کہ جو بات انبیاء کے موہنہ سے نکلتی ہے وہ ضرور پوری ہوتی ہے آپ نے ایک انگریزی کتاب کا ذکر کیا جو ان دنوں ولائت میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں ایک راہب کا خط ہے۔ جس کے ذریعے وہ اسکندریہ میں رہنے والے راہبوں کو چشم دید واقعات مسیح کی صلیب کے متعلق لکھتا ہے۔ اس میں اس نے صاف اقرار کیا ہے۔ کہ مسیح کو ہم لے آئے اور ایک قبر میں رکھا بعدہٗ اس میں زندگی کے آثار ظاہر ہوئے اور وہ کچھ صحت پا کر کہنے لگا۔ میں اب یہاں سے جاتا ہوں اور پہاڑ پر چھائے بادل ابھی ہوتے ہیں۔ وہ دوسری طرف اُتر گیا اور مشہور ہو گیا کہ وہ بادلوں کے درمیان گم ہو گیا۔ یہ ایک ایسی شہادت ہے جو عیسائیت کے بت کو پاش پاش کر دیتی ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے اس کتاب کا ترجمہ مزید تشریح کے ساتھ شائع کرنے کا عزم بالجزم کیا ہے۔

تقریر ... مولوی محمد احسن صاحب

اس کے بعد حضرۃ مولوی محمد احسن صاحب نے باوجود کسل طبیعت و پیرانہ سالی حاضرین کو اپنے وعظ سے مستفیض ہونے کا موقعہ دیا۔ آپ کی تقریر انه لعلم للساعة پر تھی۔ جس کے متعلق بیان فرمایا۔ کہ انہ یعنے مسیح موعود قیامت کا نشان ہے کیونکہ اس سے پہلے مسیح ناصری کو مثلاً بنی اسرائیل کہا جا چکا ہے اور مثل وہ ہے جسکی اور مثلیں بھی ہو سکیں پھر اس سورۃ کے زخرف نام ہونے کی وجہ بیان کی۔ کہ اس میں مسیح الدجال کا ذکر بھی ہے۔ جس کے پاس بہت زخارف ہیں۔ اور آیت ولولا ان یکون الناس امة واحدة۔ تلاوت کی۔ پھر اذا العشار عطلت میں عشار کی تخصیص کی وجہ بتلائی اور کہا کہ یہ زمانہ ضلالت و فتن کا ہے اسمیں مہدی کی ہدایات کی پیروی چاہیئے۔

اور مالوں کا عشر وصیت میں دینا چاہیئے کیونکہ دحمۃ دیاث خیر مما یجمعون۔ وارد تنزیل ہے اور پھر تاکید کی کہ مسیح موعود اور خلیفۃ المسیح سے تعلق انقیاد و اطاعت قائم رکھیں کیونکہ ان کی نافرمانی موجب ہلاکت ہے۔ عضو از من قطع شد بیکار شد خبر دار کل قطع شد۔ مردار شد۔ اور زبان عربی کی طرف توجہ دلائی ساڑھے چار بجے مولوی صدر الدین صاحب پلیٹ فارم پر آئے آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے۔

تقریر مولوی صدر الدین صاحب

تمام جانداروں نے سے اعلیٰ تک اپنے آرام کے سامان تلاش کرتے پھرتے ہیں پھر انسان باوجود عقل اور دور اندیشی کے کیوں اپنے آرام کے سامان مہیا کرنے میں نہ لگا رہے۔ ہم نے آرام ہی کے لئے مقدس انسان سے تعلق پیدا کیا مگر کیا اتنا مان لینے سے آرام ہو سکتا ہے۔ کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں؟ ہرگز نہیں۔ صحابہ کرام نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایات پر عمل کیا تو اون کو رضی اللہ عنہم کا سرٹیفکیٹ ملا۔

پس ہم جی اگر یہ سند لینا چاہیں تو اون کی ہدایات پر کار بند ہوں انبیاء کے وجود خدا نما ہوتے ہیں۔ اصل مقصود تو صرف اللہ ہی ہے پس ہمارے ہر کام میں تعظیم لامر اللہ کا اصل ہونا چاہیئے پھر اس کے بعد شفقت علے خلق اللہ ہمارا دوسرا فرض ہے جس کی ماتحت ہمیں چاہیئے کہ آرام کے حقیقی اسباب سے ہم دوسری دنیا کے رہنے والوں کو بھی اطلاع دیں۔ جس کتاب میں یہ تمام اسباب مسطور ہیں وہ قرآن کریم ہے۔ پس اس کی اشاعت میں کمربستہ ہو جاؤ۔ اس کے لئے چند تجاویز ہیں۔

(۱) جو عربی زبان سمجھ سکتے ہیں۔ وہ یہاں تین ماہ میں قرآن کریم سیکھ سکتے ہیں۔ سمر وکیشن ہولیڈیز میں عمدہ موقع ہے ان ایام میں حضرت مولانا سے ہم درخواست کریں گے۔ کہ وہ ایک گھنٹہ وقت ہمیں دیں۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ جو عربی کم جانتے ہیں وہ خلیفۃ المسیح کے علاوہ یہاں کے دوسرے مولویوں سے مدد لیں۔ اور اس طرح ایک سال میں قرآن شریف ختم کر سکیں گے۔ قرآن بڑی نعمت ہے۔ جو اس سے اعراض کرتے ہیں ان پر دنیا کی معشیت بھی تنگ کی جاتی ہے اور قیامت کے دن خدا انہیں چھوڑ دیگا۔ رات کو خلیفہ رشید الدین صاحب ڈاکٹر کا انگریزی لکچر تھا جس کے آخری فقرات بہت ہی پر جوش تھے آپنے اس میں بتایا۔ کہ غیر ذلک میں اسلام پھیلانے کے لئے ہمیں عربی کے سوا دوسری زبانیں بھی سیکھنی چاہیئے۔

۲۸ - دسمبر ۱۹۰۸ء

کو ۸ بجکر ۵۲ منٹ پر میاں محمود احمد صاحب کی ایک اپیل جو نظم کی صورت میں تھی۔ حکیم احمد حسین صاحب لائل پوری نے سنائی۔ اور اس کے بعد میاں صاحب نے ان اللہ اشتری من المومنین پر تقریر کی۔ یہی وہ آیت ہے۔ جسکی تفسیر مولوی نور الدین صاحب نے کی تھی۔ مگر ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است۔ یہ تقریر انشاء اللہ علیحدہ چھاپ دیجاویگی۔

خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کی محدود زندگی کے لئے اتنی ضرورتیں ہیں تو آخرت کے لئے تو بہت ضرورتیں ہونگی ان کے سامان کی فکر چاہیئے۔ قرآن مجید میں بتایا ہے۔ کہ ۵۰ یا ۶۰ سال کی زندگی اور محدود مال کے بدلے غیر محدود زندگی اور مال دیا جائیگا۔ یہ سودا بہت سستا ہے۔ دنیا کی ہر تجارت کے وقت بازار کا بھاؤ دریافت کر لیا جاتا ہے۔ پس اس دین کی تجارت کے لئے بھی نرخ دریافت کر کے سودا کرنا چاہیئے۔ فوج کی معمولی تنخواہ پر سر کٹانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ پس کیوں نہ خدا کی فوج میں داخل ہو جہاں سلطنت کی حفاظت نہیں کرنی پڑتی بلکہ گورنمنٹ الٰہی ہماری محافظ ہے۔ پھر اس تجارت میں نقصانوں سے بچنے کے لئے چند تدابیر ہیں۔ توبہ کرنا۔ حمد۔ عبادت۔ شکر رکوع و سجود۔ حفاظت۔ حدود اللہ۔ تقریر کے خاتمہ پر ایک صاحب غالباً فائق تخلص نے ایک نظم پڑھی

پھر منشی نعمت اللہ صاحب گوہر نے اپنی نظم فراق مسیح میں پڑھی۔ پھر مولوی مبارک علی صاحب نے اپنی نظم سنائی اور یہ اجلاس جس میں تشحیذ الاذہان کی رپورٹ بھی سنائی گئی بخیر و خوبی ختم ہوا۔ پھر کھانا اور نماز ظہر اور عصر کے بعد جناب مولوی نور الدین صاحب کی تقریر حب پر ہوئی جسکی نسبت مولوی صاحب نے فرمایا۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ میں اس مضمون پر تقریر کرتا ہوں۔ پہلے یہ بتایا کہ محبت کیا چیز ہے پھر اس کے مختلف مدارج کی تفصیل کی۔ کہ اسکی ابتداء حواس خمسہ سے ہوتی ہے یعنی آنکھ۔ زبان۔ لمس۔ شہوت سے۔ پھر وجود کے ساتھ جوں جوں کمالات ہوں محبت بڑھتی ہے۔ مگر کمال کے ساتھ بقا کی ضرورت ہے۔ پھر محبت احسان سے پیدا ہوتی ہے۔ پھر محبت لامر کا ہوتی ہے مگر اصل محبت کا مستحق وہ ہے جو حسن و احسان میں سب سے بڑھکر ہے اور جس کا حسن کمال اور حسن کا احسان بقا رکھتا ہو۔ انشاء اللہ یہ تقریر بھی مکمل طور سے بعد میں شائع ہوگی اسپر شام کے قریب جلسہ برخاست ہوا۔ رات کو شیخ یعقوب علی

صاحب ایڈیٹر الحکم نے اپنا چھپا ہوا لکچر نظام قومی سنایا۔ اور اسپر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

مہمانوں کی آسائش و آرام کے جو ہزاروں کی تعداد میں تھے تمام مدرسہ۔ بورڈنگ اور مہمان خانے خالی کرائے اور کچھ عارضی مکانات بھی تیار کئے گئے تھے۔ مہمانوں کو ریسیو کرنے کے لئے ایک جماعت بٹالہ کے سٹیشن پر موجود تھی اور یہاں مختلف کام مختلف احباب کے سپرد تھے۔ انہوں نے اپنے فرائض کو کیسا ادا کیا اس کا فیصلہ مہمان ہی کر سکتے ہیں۔

اب کے بھی دن بہار کے یونہی گذر گئے

(۳۱ - دسمبر کی آخری رات)

ویران ہائے گلشن اعمال کر گئے نیکی کا کھیت بیل گناہوں کے چر گئے
راحت کے پھول چننے سے پہلے ہی مر گئے کہتے ہوئے یہ ملک عدم کو سفر گئے
اب کے بھی دن بہار کے یونہی گذر گئے

الکدم خدا پاک ہے میں تو نہیں ڈرا جو کچھ کیا ہے میں نے برا ہی کیا برا
حلقوم عدل و داد پہ پھیر اک چھرا آیا نہ فکر عاقبت امر کا ذرا
اب کے بھی دن بہار کے یونہی گذر گئے

غافل رہا میں اپنے فرائض سے اسقدر رکھا عذاب حق کا نہ کچھ خوف نے خطر
ہر دم اسیر نفس رہا قصہ مختصر پچھتا کے پڑھ رہا ہوں یہی قول کہ گئے
اب کے بھی دن بہار کے یونہی گذر گئے

حالت میں اپنی کچھ بھی ترقی نہ کر سکا قسمت بری تھی چاہ مذلت میں جا گرا
جس سے نکلنا اب مرا دشوار ہو گیا ورد زبان مقولہ یہ ہے آج ہو رہا
اب کے بھی دن بہار کے یونہی گذر گئے

لو سال نو چڑھا ہے کرو اپنے رب کو یاد پچھلے ہموم و فکر کو کہدیجو خیر باد
لگ جاؤ اپنے فرض مناسب میں شاد شاد کہنا پڑے نہ پھر کہ اسیطرح نامراد
اب کے بھی دن بہار کے یونہی گذر گئے

اکمل تمہاری عمر سے اک سال گھٹ گیا رشتہ حیات عیش و مسرت کا کٹ گیا
حرص و ہوا کا پیچ تمہیں کیا جھٹ گیا نیکی کی سرزمین کا تختہ الٹ گیا
اب کے بھی دن بہار کے یونہی گذر گئے

اطلاع صفحہ ۱۴ سے ۱۸ صفحہ تک ضمیمہ تفسیر القرآن کے دو ورق چار صفحے سمجھے جاویں اور اس کے آگے ۱۹ و ۲۰ صفحہ چھپ نہیں سکا۔ وہ اگلے اخبار میں بھیجدیا جائیگا۔ مینیجر بدر

نوٹ

صفحہ ۱۵ سے ۱۸ تک تفسیر القرآن کے

چار صفحے سمجھے جائیں

رسید زر

نوٹ۔ یہ سب قیمتین بابت ۱۹۰۹ء ہین سوائے اون کے جن کے آگے لفظ بقایا کا لکھا ہو۔

۱۵- نومبر ۱۹۰۸ء

میان بوٹیخان صاحب ۷۴۶ سے
سید نظام شاہ صاحب ۱۶۹۲ عہ

۴- دسمبر ۱۹۰۸ء

بابو محمد عمر صاحب جذب ۱۸۸۳ عہ
بابو غلام محی الدین صاحب ۲۴ للعہ
سید اسد اللہ شاہ صاحب ۶۲۷ للعہ
منشی محمد میر صاحب ۵۷۳ للعہ
بابو لعل محمد خان صاحب انسپکٹر ۱۶۹۰ ع
میان کریم بخش صاحب ۱۰۵۰ للعہ

مورخہ ۷- دسمبر ۱۹۰۸ء

میان علی بخش صاحب ۱۷۱۲- عہ ۱۲آر
میر جلال الدین صاحب ۱۰۶۳ ۱۵ار
منشی محمد نواب خان صاحب ۴۴ للعہ
میان عمر الدین صاحب ۱۲۵۶ للعہ
بابو عبد العزیز صاحب ۱۳۲۴ للعہ
ماسٹر غلام محمد صاحب ۳۰۲ للعہ
مولوی غلام رسول صاحب ۱۱۶۹ للعہ
خواجہ جمال الدین صاحب ۵۲ للعہ
میان عمر الدین صاحب ۱۷۱۰ للعہ
بابو عبد الحق صاحب ۱۶۰۹ للعہ
میان گلاب خان صاحب ۸۰۲ للعہ
منشی محمد حسین صاحب ۹۲۴ للعہ
میر عمر الدین صاحب محلہ اراضی یعقوب ۲۰۰۵ ع بقایا
میان وزیر خان صاحب ۹۴۷ للعہ
میر احمد شاہ صاحب ۲۰۴ للعہ
منشی محمد اسمٰعیل صاحب ۲۰ للعہ ۱۵ار
منشی طفیل احمد صاحب ۱۹۰ ع ۸ر
میان نیاز محمد صاحب ۱۵۳۳ ع ۸ر
میان قمر الدین صاحب ۲۰۵۱ ع ۸ر
میان محمد عمر الدین صاحب راٹھر ع

۹- دسمبر ۱۹۰۸ء

بابو شیر محمد صاحب ۳۰۳ للعہ ۱۵ار
سید صادق حسین صاحب ۳۲۲ للعہ
منشی محمد قاسم صاحب ۲۱۳ ع
منشی میر اکبر صاحب ۵۵۲ للعہ
بابو محمد افضل صاحب ۴۳ للعہ
میان روشن الدین صاحب ۱۲۹۴ للعہ
میان عبد الغفور صاحب ۱۰۵۷ للعہ
میان محمد بخش صاحب ۱۷ للعہ ۱۵ار

۱۰- دسمبر ۱۹۰۸ء

میان قادر خان صاحب ۸۲۸ عہ ع بقایا
میان غلام مصطفےٰ صاحب ۱۵۸۷ للعہ
منشی گوہر علی صاحب ۱۴۲۳ للعہ
میان عبد الکریم خان صاحب ۸۸۵ للعہ
منشی حبیب الرحمان صاحب ۳۹ للعہ
مرزا سلطان احمد صاحب فرنال ۲۷۰ للعہ
منشی کرم علی صاحب ۱۴۰۰ للعہ
منشی ظفر حسین صاحب ۱۵۳۵ للعہ
میان اللہ ودہایا صاحب ۱۶۰۷ للعہ
مرزا رحم علی صاحب ۳۸۸ للعہ
شیخ خدا بخش صاحب ۲۰۴ ع
شیخ مولا بخش صاحب ۲۹۶ ع
منشی منصب علی خان صاحب ۳۶۲ ع
میان بدر الدین صاحب ۱۹۱۸ ع
ڈاکٹر چراغ الدین صاحب ۱۹۱۷ ع
مفتی گلزار محمد صاحب ۳۸۱ ع
میان عبد الرحمن صاحب ۶۸۱ ع
میان محمد رحیم صاحب ۲۱۱۰ ع ۸ر

۱۱- دسمبر ۱۹۰۸ء

میان محمد یعقوب خان صاحب ۳۸۱ للعہ
منشی محمد اسمٰعیل صاحب ۶۸ للعہ
میان عزیز بخش صاحب ۴۵ للعہ
منشی عبد الرحیم صاحب محرر ۱۸۵۵ ع ۸ر
میان پیر بخش صاحب ۱۵۰۱ للعہ
میان کلن خان صاحب ۷۲۴ للعہ
بابو برکت علی صاحب ۹۷۷ للعہ
منشی ذو الفقار علی صاحب ۵۳۲ للعہ ر

منشی عبد الحمید صاحب ۱۴۱۳ للعہ
شیخ فیض الرحمان صاحب ۱۸۱۱ ع
میان محمد بخش صاحب ۱۶ ع
محمد حسین صاحب ۱۳۱۴ ع ۴ر

۱۴- دسمبر ۱۹۰۸ء

میان محمد موسیٰ صاحب ۱۴۲۴ للعہ
راجہ شیر محمد صاحب ۱۴۶۸ للعہ
سید ناصر شاہ صاحب ۳۵ للعہ
میان محمد رمضان صاحب ۱۵۴۶ للعہ
میان عبد الواحد صاحب ۷۶۴ للعہ
منشی محبوب عالم صاحب ۸۲۴ للعہ
منشی غلام حیدر خان صاحب ۱۷۳ للعہ
میان برکت علی صاحب ۱۴۹۸ للعہ
بابو محمد شفیع صاحب ۷۳۰ للعہ
بابو محمد افضل صاحب ۱۳۰۸ للعہ
میان غلام نبی صاحب ۳۰۱ للعہ
منشی محمد حسین صاحب ۳۷۲ للعہ
میان عبد الحمید صاحب ۱۵۵۷ للعہ
بابو عبد الرحمن صاحب ۱۴۹۷ للعہ
میان امام الدین صاحب ۱۱۸۷ للعہ
میان عبد الکریم صاحب ۷۶۷ للعہ
شیخ خدا بخش صاحب ۷۰۴ للعہ
میان خدا بخش صاحب ۹۱۴ ع
منشی عمر الدین صاحب ۸۳۶ ع
بابو فضل حق صاحب ۳۶۱ ع
میان مہتاب علی صاحب ۱۲۱۴ ع
میان قادر بخش صاحب ۱۸۷۲ ع ۸ر
بابو اصغر علی صاحب ۹ للعہ ۱۵ار
میان محمد یار صاحب ۱۱۲۲ عہ
منشی چاند خان صاحب ۵۷۹ عہ
میان محمد ابراہیم صاحب ۷۷۹ عہ
منشی محمد سلیمان صاحب ۱۳۵۲ عہ
میان محمد دلاور خان صاحب ۳۶۷ عہ
شیخ اللہ دین صاحب ۱۸۳۶ ع
منشی سعادت علی صاحب ۷۶۰ ع
میان سر بلند خان صاحب ۸۱۷ ع
میان اللہ بخش صاحب ۴۵۰ ع

۱۴- دسمبر ۱۹۰۸ء

میان عنایت اللہ صاحب ۸۸۱ ع
میان امیر الدین صاحب ۱۶۰۵ ع
منشی محمد حسین صاحب ۱۲۷۲ ع
منشی محمد شاہ نواز صاحب ع

۱۵- دسمبر ۱۹۰۸ء

شیخ محمد عبد اللہ صاحب ۱۳۰۴ للعہ
میر محمد اسمٰعیل صاحب ۱۰۷ للعہ
مولوی عبد الحمید صاحب ۱۲۸ للعہ
میان سردار خان صاحب ۲۰۱۸ للعہ
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ۱۰۲ للعہ
میان بشیر الدین صاحب ۱۳۳۰ للعہ
میان محمد دین صاحب ۵۸۶ للعہ
منشی غلام حسین صاحب ۱۵۴۴ للعہ
منشی محی الدین صاحب ۱۳۴۵ للعہ
میان فتح الدین صاحب ۴۳۸ ے
مستری محمد دین صاحب ۱۸۷۳ سے
منشی عطا محمد خان صاحب ۱۵۲ ع
میان غلام قادر صاحب ۲۰۶۸ ع
منشی احمد حسین صاحب ۵۸۰ عہ
شیخ کریم اللہ صاحب ۱۱۷۴ عہ
مولوی رحیم بخش صاحب ۱۸۱۱ ع
بابو فضل الٰہی صاحب ۲۴۴ ع
منشی حامد حسین صاحب ۹۱۱ ع
منشی رحیم بخش صاحب ۱۰۹۴ ع
میان شیخ محمد صاحب ۲۰۵۷ ع
میان نظام الدین صاحب ۴۸۱ ع
میان گل حسن صاحب ۸۲۲ ع
نواب محمد علی خان صاحب سے
میان احمد علی صاحب ۴۲ للعہ
منشی عزیز بخش صاحب ۴۵ للعہ
سید غلام حسین صاحب ۴۶ للعہ
سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب ۶۰ للعہ
زین الدین محمد ابراہیم صاحب للعہ
میان محمد ابراہیم صاحب ۹۶ صہر
چودہری حاکم علی صاحب ۹۸ صہر
میان میران بخش صاحب ۲۹۱ للعہر

(اگر کسی صاحب کے حساب مین غلطی ہو تو ابھی سے مطلع کرین)

۱۵-دسمبر ۱۹۰۸ء

- محمد علی خان صاحب ۲۱۷ صمہ
- سید عظیم الدین صاحب ۵۸۳ صمہ
- منشی فضل الٰہی صاحب ۶۴۹ للعہ
- مفتی فضل احمد صاحب ۱۴۲۱ للعہ
- میاں انعام رسول صاحب ۱۹۴۹ للعہ
- بابو عبد الرحمٰن صاحب ۵۲۷ للعہ
- احمد شیر خان صاحب ۴۷۳ ۶
- وزان علی صاحب ۸۵۳ عہ
- میاں محمد ابراہیم صاحب ۱۴۱۳ للعہ
- میاں شہسے خان صاحب ۲۰۱۵ ۶
- میاں محمود خان صاحب ۱۹۴۳ ۶
- میاں فضل الٰہی صاحب ۱۹۴ ۶
- حکیم محمد عمر خان صاحب ۱۲۴۱ ۶
- ڈاکٹر ستار شاہ صاحب ۳۹۱ للعہ
- میاں ودھاوے خان صاحب ۱۰۱۰ للعہ

مورخہ ۱۸-دسمبر ۱۹۰۸ء

- بابو نور الدین صاحب ۶۴۷ ۶
- میاں فتح محمد صاحب ۱۱۲۰ ۶
- بابو عبد العزیز صاحب ۲۸۳ للعہ
- مرزا محمود علی صاحب ۴۷ للعہ
- مولوی عبد اللہ صاحب ۱۰۴۶ للعہ
- سکرٹری باجوہ ۱۳۶۱ للعہ
- میاں حسین بخش صاحب ۶۶۳ للعہ
- میاں محمد دین صاحب ۵۰۱ للعہ
- میاں شمس الدین صاحب ۱۴۱۴ للعہ
- میاں محمد یحییٰ صاحب ۴۷۸ ۶
- میاں علی شیر صاحب ۱۴۸۲ ۶
- میاں غلام حیدر صاحب ۲۰۵۵ ۶
- میاں عمر الدین صاحب ۱۹۲۵ ۶
- میاں خان محمد صاحب ۱۱۷۸ ۶
- منشی عبد الحکیم خان صاحب ۱۳۱۸ ۶
- محمد بن خلیل صاحب ۲۱۶ للعہ

مورخہ ۱۹-دسمبر ۱۹۰۸ء

- خواجہ غفار جو صاحب ۵۵۹ ۶ ۸/
- میاں علی گوہر صاحب ۱۳۴۵ للعہ
- میاں وزیر محمد صاحب ۲۹۰ للعہ

- بابو غلام حسن صاحب ۶۸۰ للعہ
- میاں خدا بخش صاحب ۱۴۰۴ للعہ
- سردار فضل حق صاحب ۵۵۷ للعہ
- منشی محمد حسین صاحب ۴۰۰ للعہ
- بابو نذر محمد صاحب ۵۸۲ للعہ
- میاں محمد حسین صاحب ۱۸۹۵ للعہ
- سید برکات النبی صاحب ۲۱۱۵ عہ
- میاں فضل الٰہی صاحب ۱۶۴۰ ۶

۱۹-دسمبر ۱۹۰۸ء

- شیخ فضل کریم صاحب ۳۰۴۰ ۶
- میاں غلام احمد خان صاحب ۱۴۷۱ ۶
- سیٹھ محمد موسیٰ صاحب ۱۳۰۷ ۶

مورخہ ۲۱-۲۲-۲۳ دسمبر ۱۹۰۸ء

- محمد محی الدین صاحب ۱۰۹۱ عہ
- میاں زین العابدین صاحب للعہ
- ایس ایم یوسف صاحب ۳۶۵ للعہ
- میاں عبد المجید خان صاحب ۱۵۸۰ للعہ
- امام بخش صاحب ۱۴۸ للعہ
- میاں علم الدین صاحب ۸۸۶ للعہ
- میاں شیخ حسین صاحب ۵۰۷ للعہ
- بابو محمد اسماعیل صاحب ۱۳۶۲ للعہ
- منشی سرفراز خان صاحب ۲۵۰ للعہ
- سید عبد الواحد صاحب ۹۷۷ للعہ
- میاں عبد الغنی صاحب ۱۹۹۲ ۶
- میاں شادی صاحب ۱۲۱۲ ۶
- میاں مراد علی صاحب ۱۰۵۵ ۶
- بابو عبد الرحمٰن صاحب ۲۰۴۲ ۶
- میاں سلطان علی صاحب ۱۰۲۱ ۶
- میاں غلام رسول صاحب ۱۴۴۰ ۶
- منشی رحمت اللہ صاحب ۱۹۵۸ ۶
- منشی فرزند علی شاہ صاحب ۱۷۵۸ ۶
- ملک کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۲ ۶
- مولوی غلام رسول صاحب ۱۱۱۱ ۶
- میاں فقیر علی صاحب ۱۶۲۳ ۶
- اخوندزادہ صاحب ۱۹۱۴ ۶
- منشی محمد بخش صاحب ۱۰۷۳ ۶
- میاں نور الدین صاحب ۲۰۰۱ ۶

۲۱-۲۲ و ۲۳ دسمبر ۱۹۰۸ء

- میاں محمد نصر اللہ خان صاحب ۱۶۸۴ ۶
- مولوی کرم داد صاحب ۳۲۹ ۶
- میاں کریم الدین صاحب ۱۳۴۶ ۶
- منشی محمد بخش صاحب ۱۱۰۸ ۶
- میاں خیر الدین صاحب ۶۹۵ ۶
- میاں محمد دین صاحب ۱۳۷۵ ۶
- شیخ رحمت اللہ صاحب و مسٹر اعلیٰ نواز خان صاحب - انگلینڈ سے ۸/
- میاں اکبر علی صاحب ۱۳۳۵ للعہ ۱۵/
- میاں نیاز محمد صاحب ۱۰۷۴ عہ
- بابو محمد اکبر صاحب ۶۶۷ ۶
- منشی طفیل احمد صاحب ۱۰۹۸ عہ
- میاں عبد الرحمٰن صاحب ۸۴۵ عہ
- میاں شاہباز خان صاحب ۶۲۳ عہ
- میاں غلام رسول صاحب ۸۰۱ عہ
- میاں نور محمد صاحب ۱۹۴۷ ۸/
- میاں محمد محسن صاحب ۱۵۹۹ عہ
- میاں ولی محمد صاحب ۲۰۵۹ عہ
- میاں محمد اشفاق صاحب ۶

مورخہ ۲۴-دسمبر ۱۹۰۸ء

- میاں سراج الدین صاحب ۶ ۸/
- میاں غلام سرور صاحب للعہ

۲۶-دسمبر ۱۹۰۸ء

- میاں محمد صدیق صاحب ۱۹۶۲ للعہ
- مستری قادر بخش صاحب ۶
- محمد صدیق صاحب ۹۹۲ ۶
- منشی محبوب عالم صاحب ۱۵۱۷ للعہ
- منشی کریم بخش صاحب ۱۱۰۴ ۶
- سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب ۱۴۱۴ للعہ
- میاں محمد رمضان صاحب ۱۱۸۲ عہ
- سید محمد حسین صاحب لاہور صمہ
- علی احمد صاحب ۹۸۷ ۶
- منشی محمد حسین صاحب ۸۰۵ عہ
- ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب صمہ
- مولوی محمد تقی صاحب ۸/
- حیدر علی صاحب ۲۴۹ للعہ

۲۸-دسمبر ۱۹۰۸ء

- میاں محمد مقبول صاحب ۸۶۵ ۶ ۸/
- میاں محمد مخدوم صاحب ۱۴۱۵ للعہ
- سید محمد صادق صاحب ۳۸ ۶
- میاں شیر بہادر صاحب ۱۵۹۵ للعہ
- عیسیٰ خان صاحب ۶۹ ۶
- میاں عبد اللہ صاحب ۲۷۹ للعہ
- میاں غلام حسین صاحب ۱۸۱۴ ۶ ۸/
- ۹۹۹ - قاضی عبد المجید صاحب عہ

۲۹-دسمبر ۱۹۰۸ء

- ۱۳۳۰ - چودھری محمد خان صاحب للعہ
- ۱۶۶۴ - محمد عثمان صاحب ۸/
- ۱۶۸۵ - غلام صفدر صاحب عہ ۴/
- ۹۷۳ - غلام دستگیر صاحب للعہ
- ۱۹۴۴ - غلام احمد صاحب ۶
- ۱۵۹۰ - چودھری احسن محمد صاحب ۶
- میاں سراج الدین صاحب موضع رانجھا شاہ پور ۶ ۸/
- [illegible] عہ
- ۹۹ - [illegible] ۸/
- ۱۵۰۵ - غلام محمد صاحب للعہ
- ۱۵۲۷ - حکیم نذیر حسین صاحب للعہ
- ۷۳۵ - گلاب الدین صاحب ۱۰/
- میاں احمد الدین صاحب شاہدرہ للعہ
- ۷۷۲ - میاں احمد الدین صاحب ۶
- ۱۰۹ - محمد عبد اللہ صاحب ۶ ۸/
- ۷۹۹ - سید غلام شاہ صاحب ۶ ۸/
- میاں غلام قادر صاحب ۶ ۸/
- میاں عبد الرشید صاحب میرٹھ ۶ ۸/
- عبد العزیز صاحب سہارنپور للعہ
- ۴۲۰ - مولوی فضل حق صاحب ۶
- ۱۵۷۹ - عبد العزیز صاحب ۶/
- حسن الدین صاحب سیالکوٹ ۶ ۸/
- ۱۳۳۴ - مستری عبد الکریم صاحب عہ
- مستری فیض احمد صاحب جموں ۶
- انوار حسین خان صاحب شاہ آباد ۶
- محمد علی خان صاحب ۱۳۵۷ ۶ ۸/

(اگر کسی صاحب کے حساب میں غلطی ہو تو ابھی سے مطلع فرما دیں)

اصلاح

۱۷ دسمبر ۱۹۰۸ء کے اخبار میں جو بعض وصیت ہے باقاعدہ منظور شدہ اور قانونی رنگ میں مکمل وصیت نہیں ہے کیونکہ وصیت ایک تہائی سے زائد نہیں ہو سکتی۔ یہ وصیت میں نے اس وقت لکھ کر دی تھی اور حضرت کی خدمت میں پیش کی تھی جب کہ حضرت نے وصیت کے متعلق اشتہار شائع فرمایا تھا۔ اور ہنوز اس کے متعلق قواعد سے ہم لوگ واقف نہ تھے اور نہ ہنوز وصایا کے انتظام کے واسطے کوئی انجمن یا محکمہ قائم ہوا تھا۔ یہ وصیت ایک دلی جوش کا اظہار تھا۔ اور اس کے چھاپنے کا منشا یہ ہے کہ جس وقت حضرت مامور من اللہ نے اس طرف توجہ کی کہ آپ کے خدام وصیت کریں اس وقت آپ کے اس حکم کی تعمیل کے واسطے آپ کے غلاموں کے قلوب کہاں تک طیار تھے چونکہ مخدومی مکرمی فاضل اجل عالم بے بدل حضرت سید مولوی محمد احسن صاحب افسر صیغہ مقبرہ بہشتی نے اس امر کی طرف مجھے توجہ دلائی ہے کہ اس طرز وصیت کو جائز سمجھ کر کوئی اور بھائی ایسی وصیت نہ بھیجے اس واسطے یہ چند سطور درج اخبار کی گئی ہیں۔ والسلام

محمد صادق عفی اللہ عنہ۔

لنگرخانہ

ایک مہینہ کے قریب عرصہ گذرتا ہے کہ اخبارات میں لنگرخانہ کے اخراجات کے متعلق اپنے بھائیوں کی خدمت میں عرض کیا گیا تھا کہ وہ بجائے نقد روپیہ دینے کے چندہ ماہواری لنگرخانہ (احباب) میں غلہ دیا کریں تو بہت اچھا ہے۔ تاکہ دو دو کر کے غلہ اور دنوں سے گراں نرخ پر اجناس نہ خرید کی جایا کرے۔ اور اب موسم غلہ ماش اور مونگ کے کاٹنے کا ہے۔ جو حضرات بھائی جس قدر غلہ ماش یا مونگ دے سکتا ہے۔ لنگرخانہ میں دے کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہو۔ مگر اس تحریک پر اب تک کسی احمدی بھائی کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ کہ اس تحریک پر کسی نے عمل کیا ہے یا نہیں۔ البتہ موضع بھینی سے جو قادیان کے نزدیک ایک بہت چھوٹا سا گاؤں ہے سترہ من غلہ گندم پہونچ گیا ہے اور ۵-۵ من غلہ کا اور وعدہ دیا گیا ہے اور یہ نتیجہ ہے منشی سکندر علی صاحب مدرس تونڈی کی ہر دلعزیزی اور محنت کا۔ جنہوں نے فراہمی غلہ میں کوشش کی ہے اور ایسا ہی موضع سیکھواں سے لوہا ... غلہ ماش کا پہونچا ہے۔ خداوند کریم ان احباب کو جزائے خیر دے اور دوسرے بھائیوں کو جنہوں نے اس کارخیر کی طرف اب تک توجہ نہیں فرمائی۔ توفیق بخشے۔ کہ وہ جلد اس طرف توجہ کریں۔

رستم علی مہتمم لنگرخانہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

یتامیٰ کی امداد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ

جیبہ۔ د صفیہ۔

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

صادقان را نور حق تابد مدام * کاذبان مردند شد ذکر شان تمام

ناظرین کو معلوم ہو کہ مولوی عبد الرحمان صاحب وہابی نے بشمولیت اپنے حقیقی بھائی مولوی عبد الکریم صاحب حنفی کے حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تکذیب کے لئے میرے ساتھ بلاتعیین میعاد مباہلہ کیا تھا چنانچہ وہ دونوں صاحب ہلاک ہو کر حضرت مسیح موعود کی صداقت پر شہادت دے گئے ہیں۔

فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین

یہ دونوں بزرگ ضلع ہزارہ میں مشہور نامی علماء اور میرے استاد بھی تھے اسی وجہ سے میں ان کے ساتھ مباہلہ کرنے سے پہلو تہی کرتا رہا۔ مگر مولوی عبد الرحمان صاحب نے میرے اس پہلو تہی کو میرا قصور تصور کر کے خود بخود داہل دیہہ کو جمع کیا اور مجھے سخت سے سخت الفاظ کے ساتھ مخاطب کر کے مباہلہ کے لئے مجبور کیا۔ اس مباہلہ کے بعد مولوی عبد الکریم کی موت بہت ہی عبرت ناک صورت سے ہوئی۔ اور مولوی عبد الرحمن پر اس مباہلہ کے بعد چند ذلتیں اور مختلف مصیبتیں نازل ہوتی رہیں۔ ان کی تفصیل مع ان کی دستی تحریر ان کے جو میرے پاس موجود ہیں۔ وہ الگ مفصل پیرایہ میں بشرط ضرورت مع ان امانات در بیان کے جو ان کی نسبت ہوئے ہیں انشاء اللہ شائع کروں گا۔ دیگر یہ کہ مولوی عبد الرحمن صاحب میرے استاد تھے۔ اس لئے ان کے بچوں سے مجھے ہمدردی ہے۔ یتیم بچوں سے دلی ہمدردی ہے۔ لہذا میں تمام مخلص احباب سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ ان یتیموں کی امداد فرماویں ان کا پتہ یہ ہے۔

ضلع ہزارہ۔ مانسہرہ۔ دانہ۔ عبد اللہ۔ عبد الجلیل۔ عبد الاحد۔ عبد الجبار۔ یتیماں مولوی عبد الرحمان وہابی صاحبان ان یتیموں کی امداد سے پہلو تہی نہ کریں کیونکہ

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشان حالی و درماندگی ۱۲ فقط

راقم کمترین محمد یسین احمدی۔ از مقام داتہ۔
ڈاکخانہ مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ
مورخہ ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۰۸ء

جلاوطنی

کلکتہ۔ اخبار ڈن کے لئے ہوم آفس سے منظوری اعلان ہوا ہے۔ گورنر جنرل نے باجلاس کونسل مندرجہ ذیل اشخاص کی نظربندی کے لئے حسب قانون سنہ ۱۸۱۸ء وارنٹ جاری کئے ہیں۔ (۱) سبودھ چندر ملک ساکن نمبر ۱۲ ولنگٹن اسکوئر کلکتہ۔ (۲) منورنجن گوہا ٹھکرتا ساکن نماری پر ضلع باقرگنج (گریڈیہ ضلع ہزاری باغ)۔ (۳) کرشنو کمار مترا ساکن نمبر ۶ کالج اسکوئر کلکتہ۔ (۴) سچندر پرشاد بوس ساکن نمبر ۲۹ کالج اسکوئر کلکتہ۔ (۵) شیام سندر چکربتی ساکن نمبر ۶ ڈرلین کلکتہ (۶) پلین بہاری داس ساکن ڈھاکہ (۷) بھوپیش چندر رائے ساکن بردوی ضلع ڈھاکہ (۸) ستیش چندر چکربتی ساکن بیری سال (۹) سوبی تکارودت ساکن بیری سال۔

بے بہا کی عورتیں

بہ نسبت مردوں کے عورتیں زیادہ تر کاروبار کرتی ہیں۔ کچہری میں عورتیں زیادہ تر تفرقات میں بازار کا سودا بھی عورتیں کرتی ہیں۔ خرید و فروخت کا انہیں تعلق رہتا ہے مرد زیادہ گھر میں رہتے ہیں لڑکا جننے کے دو تین روز کے بعد عورتیں بازار کا کام شروع کر دیتی ہیں اور بچہ دودھ پیتے میں رکھ جاتی ہیں مرد وہ دودھ پلاتے رہتے ہیں اور گھر کی حفاظت

ضرورت عام

مندرجہ ذیل ادویہ ہمارے پاس فائدہ عام کے لئے موجود ہیں اور نفع لینے کا چنداں خیال نہیں کیا گیا۔

سفوف اعجاز۔ جریان۔ منی اور تقطیر البول کیلئے۔ قیمت فی تولہ ۱۲؍

معجون فیض بخش۔ مقوی معدہ اسہال معدہ۔ رنگت کی خرابی۔ بواسیر ریحی۔ کثرت پیشاب میں مفید۔ قیمت پانچ تولہ ۲؍

نمک سلیمانی۔ ہاضم طعام۔ مزید اشتہاد۔ مقوی معدہ درد معدہ ریحی میں مفید۔ قیمت نیم سیر ۱۲؍

کشتہ سنکھیہ۔ مار گزیدہ۔ سگ گزیدہ۔ مسلول مدقوق مزمن بخار وغیرہ۔ قیمت فی تولہ ۱؍

سرمہ زنگاری۔ آنکھوں کی عام بیماریوں کے لئے۔ مثلاً دھند۔ جالا پھولا قیمت فی تولہ ۸؍

آتشک و سوزاک وغیرہ ہر بیماری کے لئے دوائی کی ضرورت ہو ارزاں قیمت سے طیار ہو کر روانہ ہو سکتی ہے۔

المشتہر

محمد جی عبد الرحمان کاغانی از قادیان ضلع گورداسپور

کرتے ہیں اہل ... عورتیں جلاتی ہیں کبھی کبھی مرد بھی جلائے جاتے ہیں ... تحریر ... قلیل ہوتی ہیں۔ (از اخبار وطن)

مفصلہ ذیل کتابین دفتر بدر سے خرید کرو

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اسمین مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ مین پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفون کی کتابون (مثل سیف چشتیائی درہ درانی نباشت الملۃ صعود) کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۂ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہین مخدوم الملۃ مولانا مولوی عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:

مین پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہین کرسکتا۔ قیمت صرف ۶ ؍ کردی گئی ہے۔

معیار الصادقین — یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس مین سات ایسے اصول بتائے گئے ہین جن کے زیر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت مین بہت کچھ مدد مل سکتی ہے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے جلد منگوائین۔ متعدد کاپیان رہ گئی ہین ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت صرف ۳ ؍ رہی۔

براہین احمدیہ — یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلے کی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھادی ہے اور اسی مین وہ الہامات بھی مندرج ہین جو آجکل پورے ہوکر مومنون کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہورہے ہین قریباً ۶۰۰ صفحے کے دبیز کاغذ پر نہائت خوش خط واعلیٰ چھپی ہے۔

قیمت بے جلد صمہ اور مجلد صمہ ۱۲؍

خریداران بدر کو عہ رعائت سے دی جاوے گی

در ثمین — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام نظمون کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کردیتی ہین۔ قیمت بے جلد ۶؍ مجلد ۸؍

شری نہہ کلنک اوتار — کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے مین یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن اوتار کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے

حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۱۰؍ بہت جلد منگوائین بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا — مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب۔ ہندی نظم نہائت دلچسپ عجیب وغریب ہے جسمین لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف ۰؍ رہے۔

سیر الشہادتین — مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ حضرت مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے گئے ہین نہائت عمدہ کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہین۔ قیمت صرف ۱؍

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن قادیان دار الامان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کئے ہین۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۲؍ عصمت انبیاء ۶؍

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس مین ہمارے امام صاحب نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قیمت ۸؍

حیرت کی حیرانی — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید مین نہائت دلچسپ ہے۔ خود حیرت کی عبارتون سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کرکے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت حصہ اول ودوم ۹؍

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچون کے لئے اردو مین مدلل کتاب ہے، جسمین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو بدلائل ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضون کا جواب۔ قیمت ۴؍

فتح الدین — یہ کتاب پنجابی نظم مین ہے وفات مسیح کا بیان قیمت ۴؍

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت صرف ۰؍

کاسن احمدی — (اللہ داد والے) قیمت ۰؍

احمدی کاسن — مولوی غلام رسول والے۔ قیمت ۰؍

لیکچر مہر سنگھ — ماسٹر عبد الرحمن صاحب نو مسلم مصنف اخبار الاسلام کا لیکچر قابل دید ہے جسمین باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے قیمت ۰؍

سیر پرند — پرندون کے متعلق نہائت عمدہ معلومات بہم پہونچائے ہین۔ قریباً پانسو صفحے کی کتاب۔ ۱۲؍ کی بجائے ۸؍ کردی گئی ہے۔

عیسائی مذہب — یہ عیسائیون کی تردید مین بہت عمدہ رسالہ ہے مسیح کا صلیب سے بچکر کشمیر جانا ثابت کیا ہے قیمت صرف ۰؍

مورکھہ سیدھ — پنجابی نظم۔ تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جسمین حضرت کی وفات پر مخالفون کے اعتراضون کے جواب دئے گئے ہین بلحاظ نظم کے بھی قابل تعریف ہے اور مضمون حق اور صداقت سے لبریز ہے۔ قیمت ۱؍

معیار حق — مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نو مسلم۔ سچے مذہب کے شناخت کے بارے مین قیمت ۱؍

پنجاب کے مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب

البرہان الصحیح فی تائید المسیح — کی تصنیف ہے جسمین حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے متعلق پنجابی نظم مین مدلل بحث کیگئی ہے۔ قیمت ۴؍

القول الصحیح فی تصدیق المسیح۔ قیمت ۱؍

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑون سے لائے ہین بدن کی تمام قوتون کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نہین جس کے اجزا مخفی ہون بلکہ ایک قدرتی دوائی ہے جسکی تعریف طبی کتابون مین مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہین محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کردیتے ہین۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم ورياح۔ دافع بواسیر بادی وجذام واستسقا۔ وزردی رنگ وتنگی نفس ودق وشیخوخیت۔ فساد بلغم وخون۔ وقاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ ومثانہ۔ وسلسل البول۔ سیلان منی۔ یبوست۔ اوجاع مفاصل وغیرہ۔ بلکہ یہان تک لکھا ہے کہ اگر انسان پورے طور سے استعمال کرے۔ تو کبھی بوڑھا نہ ہو۔ خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس مین شک نہین کہ بہت ہی مفید شے ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۵؍ دو تولہ ۱۲؍ ۔ پانچ تولہ چار روپے (للعہ) ایک تولہ سے کم فروخت نہین ہوتی ہے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے۔

محمد صادق عفے اللہ عنہ قادیان ایڈیٹر بدر۔